عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۹ جلد: ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۹ جون 2018

مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

رمضان المبارک... عظیم الشان مہینہ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کی رحلت

ختم نبوت کورس بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر

توفی سے متعلق قادیانی سوال اور اس کا جواب

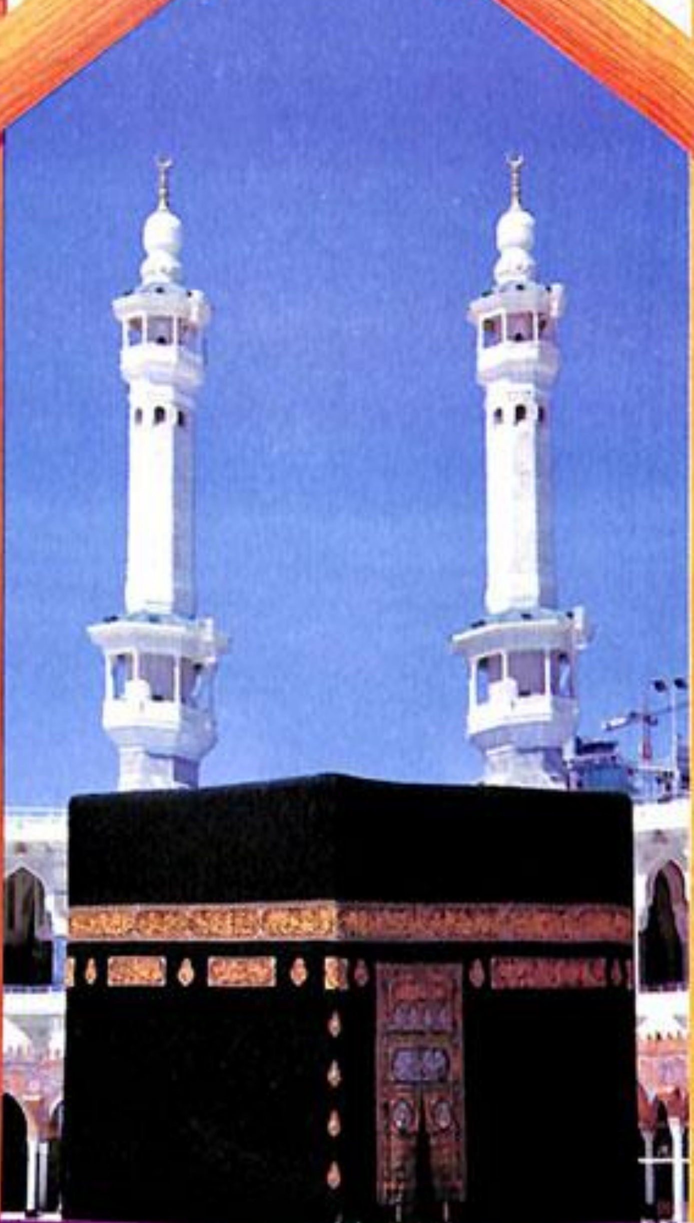

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۹ جلد: ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	03
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کو صدمہ	ادارہ	05

مقالات ومضامین

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، بھکر	06
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان مبارک	مولانا توصیف احمد	09
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:5)	تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی	12
درود شریف پڑھنے کا طریقہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	16
رمضان المبارک...... عظیم الشان مہینہ	مولانا کریم بخش	17
روزہ کے مسائل......سوالاً جواباً	مولانا محمد اسحاق ملتانی	19

شخصیات

حضرت مولانا سید فاروق ناصر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	24
جناب حکیم اشرف اللہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	// //	26
حضرت مولانا حافظ حسین احمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ	// //	26
حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری رحمۃ اللہ علیہ	// //	27
حضرت مولانا نورالاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	// //	28
حضرت قاری محمد عثمان رحیمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	// //	29

ردقادیانیت

قادیانی کفر......الامان والحفیظ	مولانا اللہ وسایا	31
توفی سے متعلق قادیانی سوال اور اس کا جواب	مولانا عبدالحکیم نعمانی	34
دجال اور طواف بیت اللہ	مولانا محمد رضوان عزیز	38
مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	42

متفرقات

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان	اورنگزیب اعوان	44
ختم نبوت کورسز بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر	محمد عادل خورشید	47
تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت!

دارالعلوم دیوبند کے بانی حضرات کے قافلہ کے سرخیل قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے، پون صدی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہنے والے حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور جانشین اور اس وقت دارالعلوم دیوبند کے حلقہ میں سب سے ممتاز ونمایاں علمی وروحانی شخصیت حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو دیوبند میں وصال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۶ء میں دیوبند انڈیا میں پیدا ہوئے۔دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔انتہائی ذہین اور باصلاحیت عالم دین تھے۔وضع قطع، رنگ وبو، چال ڈھال، وقار ومتانت، علم وفضل، تحریر وتقریر میں اپنے والد کی علمی شان کا پرتو لئے ہوئے تھے۔فراغت کے بعد اپنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں شعبہ تدریس سے وابستہ ہوئے۔پھر اپنے والد گرامی حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کے معاون اور نائب مہتمم کی خدمات سرانجام دینے لگے۔آپ کے اہم کارناموں میں سے دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ جشن کا انتظام وانصرام کرنا بھی تھا۔جس نے اسلامیان ہند کو سرزمین ہند میں نقطۂ عروج پر پہنچا دیا تھا۔مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے افریقہ، امریکہ، یورپ وعرب وعجم کے تبلیغی دورے کئے۔سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں آپ بڑے اہتمام کے ساتھ شرکت وخطاب سے ممنون احسان فرماتے۔مولانا محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کو اعزاز حاصل ہے کہ آپ اس وقت مسلم لاء بورڈ کے نائب صدر تھے۔ملی مجلس مشاورت کے رکن تھے۔دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مظاہر العلوم سہارنپور کی مجلس شوریٰ کے رکن رکین تھے۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے رکن تھے۔رابطہ المساجد کل ہند اور فقہ اکیڈمی کے سرپرست تھے۔

مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو مصر کی حکومت نے سرکاری سطح پر برصغیر کے ممتاز عالم دین کا نشان امتیاز دیا تھا۔مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایوارڈ سے بھی سرفراز ہوئے۔دیگر اعزازات وانعامات کی ایک فہرست ہوگی۔ان انعامات واعزازات نے آپ سے نسبت کا اعزاز حاصل کیا۔۱۹۸۳ء میں دیوبند کے اندر آپ نے دارالعلوم (وقف) کے نام سے نیا ادارہ قائم کیا۔اس کی کوہ قامت بلڈنگ اور فلک بوس علمی وجاہت اس وقت مدارس کی دنیا میں ایک وقیع مقام رکھتی ہے۔اس وقت آپ دارالعلوم

وقف کے صدر مہتمم تھے۔ کون نہیں جانتا کہ دارالعلوم دیوبند کے بعض انتظامی نوعیت کے مسائل اختلاف رائے کا سبب بنے اور پھر انہوں نے خاندان نانوتوی اور خاندان مدنی میں دوریاں پیدا کردیں۔ لیکن یہ سن کر آپ خوشی محسوس کریں گے کہ پاکستان سے ایک بار حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ انڈیا تشریف لے گئے۔ جمعیۃ علماء ہند کے دفتر دہلی میں آپ کا قیام تھا۔ حضرت خواجہ خان محمد ؒ نے اپنے میزبان حضرت مولانا سید اسعد مدنی ؒ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے دارالعلوم دیوبند کی زیارت کے لئے جانا ہے اور وہاں حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ کی عیادت بھی کرنا ہے۔ مولانا اسعد مدنی ؒ نے یہ سنا تو جھوم گئے۔ فرمایا: اچھا ہے آپ میرے ساتھ میری گاڑی پر چلیں۔ عرصہ ہوگیا کہ حضرت قاری صاحب ؒ کی عیادت کے لئے نہیں جاسکا۔ آپ کو وسیلہ بنا کر میں بھی عیادت کرلوں گا۔

فقیر راقم گواہ ہے کہ واپسی پر حضرت خواجہ خان محمد ؒ بڑے مزے سے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت قاری محمد طیب ؒ سے ملنے کے لئے مولانا اسعد مدنی ؒ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ خیر خیریت، حال احوال، رسم ملاقات ادا کرنے کے بعد دونوں حضرات قاری محمد طیب ؒ، مولانا اسعد مدنی ؒ مجھے بھول گئے۔ آپس میں محبت بھری خیر خیریت سے گفتگو شروع کی۔ خاندانی طور پر بال بچوں کے احوال، گھریلو معاملات، ملکی وبین الاقوامی حالات پر تبادلہ خیال ایک دوسرے کی رہنمائی ایسی محبت بھری گفتگو نے خوشی وانبساط، فرحت وسرور کا دلربا قلب وجگر کو منور کرنے والا ایسا ماحول بنادیا کہ دونوں حضرات ایک ہی گلدستہ کے خوشنما شگفتہ پھول لہلانے لگے۔ حضرت خواجہ خان محمد ؒ فرماتے تھے کہ میں اپنی حاضری کو بھول گیا۔ ان حضرات کی باہمی محبتوں کے اس خوشنما ماحول کو دیکھا تو دل وفور جذبات سے نہال ہوگیا۔ گھنٹہ بھر سے زیادہ مجلس جاری رہی۔ خوب یادگار وناقابل فراش ملاقات سے فراغت پر ہم تینوں اپنی اپنی جگہ خوش تھے۔ حضرت خواجہ خان محمد ؒ فرماتے تھے کہ ہردو حضرات کی اس ملاقات سے اختلاف امت رحمت ہے کی عملی شکل سامنے ملاحظہ کرلی۔ حضرت خواجہ خان محمد ؒ نے فرمایا کہ بڑے حضرات کے اختلافات کے حدود وقیود بھی قابل رشک ہوتے ہیں۔

اسی طرح یہ خبر بھی خوشی کا باعث ہوگی کہ حضرت مولانا اسعد مدنی ؒ نے اپنے وصال سے قبل مولانا محمد سالم قاسمی ؒ کو خط لکھا کہ آپ کے پردادا میرے والد گرامی کے استاذ الاستاذ تھے۔ وہ ہمارے حلقہ کے بڑے تھے۔ بعد میں ہمارے خاندانوں میں تشتت نے راہ پائی۔ کیا اچھا ہو کہ آپ (مولانا محمد سالم ؒ) اور میں (مولانا اسعد مدنی ؒ) آپس میں مل بیٹھیں اور اس اختلاف کو ختم کردیں۔ اگلی نسلوں میں یہ منتقل نہ ہو۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ خط کی پہل مولانا اسعد مدنی ؒ نے کی ہوگی۔ لیکن جواب میں جس بڑے پن کا حضرت مولانا قاری محمد سالم ؒ نے ثبوت دیا وہ اکابر کی روایات کی بلند وبالا شان کو

اپنے اندر سموئے ہوئے تھا۔ پھر ان حضرات کا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا بھی شروع ہوا۔ تلخیاں رخصت ہوئیں۔ محبت کے گھٹا ٹوپ بادل چھاجوں برسے اور ان ہر دو حضرات نے کئی دہائیوں کے ایک روگ کو دور گور فرمادیا۔

مولانا قاری محمد سالم ؒ قاسمی نے میمنت لزوم قدم سے سرزمین پاکستان کو بارہا ممنون فرمایا۔ وہ اس وقت ہمارے دیوبندی حلقہ کی نامور دینی وروحانی شخصیت تھیں۔ ختم نبوت کے کام کے لئے بیرون ملک اور پاکستان دفتر مرکزیہ ملتان میں بارہا ان کی زیارت کا شرف حاصل رہا۔ بارہا جلسوں وکانفرنسوں میں بھی ساتھ رہا۔ وہ کیا گئے کہ ایک عالم سونا ہوگیا۔ کیوں نہیں کہ عالم کی وفات عالم کی وفات ہوا کرتی ہے۔

حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا مفتی محمد اعجاز مصطفیٰ اور مولانا محمد اسحق مصطفیٰ کی والدہ محترمہ ۱۲؍اپریل ۲۰۱۸ء بروز جمعرات انتقال فرماگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور صالح خاتون تھیں۔ ان کی وفات ان کے فرزندان گرامی اور پسماندگان کے لئے صدمہ عظیم سے کم نہیں۔ جب ان کی وفات کی اطلاع ہوئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اپنے رفقاء حافظ محمد انس اور قاری فاروق احمد تونسوی سمیت جنازہ میں شریک ہوئے اور اظہار تعزیت فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء اور مبلغین حضرات مولانا موصوف کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین!......ادارہ!

وفیات

۱۲؍اپریل بروز جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۳۴۳ گ ب جڑاہاں تحصیل پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مولانا ساجد کے تایا جی محمد شریف انتقال فرماگئے۔ ۱۳؍اپریل بروز جمعۃ المبارک کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۲۴۵ گ ب ٹکوڈی تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ کے رہنماء ماسٹر محمد رفیق کے برادر کبیر ماسٹر محمد ادریس انتقال فرماگئے۔ دونوں جنازے مولانا محمد اجمل نعمانی نے پڑھائے۔ مرحومین بہت ہی نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند اسم بامسمّی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں اور مخلص مہربانوں میں سے تھے۔ جنازوں میں علماء وحفاظ کثیر عوام الناس سمیت قاری ناصر عمران امیر عالمی مجلس رجانہ اور مبلغ مولانا محمد خبیب نے شرکت کی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام مدارس میں مرحومین کے لئے قرآن خوانی اور دعاء خیر کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرماکر لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین! ادارہ!!!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ: بھکر

نام، نسب، خاندان

آپ کا نام نامی، اسم گرامی علی۔ کنیت ابوالحسن وابوتراب۔ لقب اسد اللہ، حیدرہ اور مرتضیٰ۔ والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ۔ آپ کا نسب رسول کریم ﷺ سے اس قدر قریب کہ مصطفیٰ ﷺ ومرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے عم زاد بھائی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین ہاشمی تھے۔

ابتدائی حالات

آپ بعثت رسول ﷺ سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

(تاریخ الاسلام السیاسی والدینی والثقافی والاجتماعی، ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ج ا ص ۲۶۵)

بعثت کے بعد جب حضرت رسول مکرم علیہ السلام نے اپنے قبیلہ بنوہاشم کے سامنے اسلام پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا۔ اس وقت ان کی عمر مختلف مؤرخین کے قول کے مطابق آٹھ سال، نو سال یا دس سال تھی۔ تاہم ان کا یہ مومنانہ وجرأت مندانہ کارنامہ قبل از بلوغ کا ہے۔ بقول ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن انہوں نے ابھی تک اپنی عمر کی تیرہ بہاریں نہیں دیکھی تھیں۔ جناب ابوطالب کثیر العیال تھے۔ معاش کی تنگی نے پریشان کر رکھا تھا۔ جب مکہ مکرمہ میں قحط پڑا تو پیغمبر کریم علیہ السلام نے محبوب چچا کی عسرت سے متاثر ہوکر اپنے دوسرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمیں اس مصیبت وپریشانی میں جناب ابوطالب کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جعفر بن ابی طالب کو اور رسول خدا ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی آغوش کفالت وتربیت میں لے لیا۔ چنانچہ وہ اس وقت سے برابر حضور پرنور ﷺ کے ساتھ رہے۔ (سابقہ مرجع ج ا ص ۲۶۶)

جستہ جستہ واقعات وحالات

چونکہ آغوش نبوت میں تربیت پائی تھی۔ اس لئے پیغمبر خدا ﷺ کی بے شمار صفات آپ میں منعکس ہوئیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے اعلیٰ درجہ کے فصیح وبلیغ اور اونچے درجہ کے خطیب تھے۔ شجاعت وبہادری میں مثالی حیثیت رکھتے تھے۔ اس درجہ کے بہادر اور دلیر تھے کہ جس رات نبوت کے بدر منیر نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بستر، پرخطر پر رات گزاری۔ (ابن ابی الحدید)

ہجرت کے دوسرے سال رسول مقبول ﷺ نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ ؓ بنت حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ سے آپ کا نکاح کر دیا۔ جن سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، محسنؓ، زینب کبریٰؓ اور ام کلثوم کبریٰؓ پیدا ہوئیں۔ حضرت علی ؓ، پیغمبر خدا ﷺ کے ہر وقت قریب رہتے اور اکثر رسول اکرم ﷺ کے معاہدے تحریر کرتے تھے۔ سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ رہے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ دراصل ۹ ہجری میں جب پیغمبر علیہ السلام نے تبوک کا قصد فرمایا تو حضرت علی ؓ کو اہل بیت ؓ کی حفاظت کے لئے مدینہ میں رہنے کا حکم دیا۔ شیر خدا کو شرکت جہاد سے محرومی کا غم تو تھا ہی، منافقین کی طعنہ زنی نے اور بھی رنجیدہ کیا۔ سرورکائنات ﷺ کو اس کا حال معلوم ہوا تو ان کا غم دور کرنے کے لئے فرمایا: ’’علی! کیا تم اسے پسند نہیں کرو گے کہ میرے نزدیک تمہارا وہ رتبہ ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

(بخاری، مناقب علی ؓ)

شجاعت

آپ نے تمام اہم غزوات میں شریک ہو کر بہادری کے جوہر دکھائے اور خیبر کی فتح تو آپ کے جنگی کارناموں میں خصوصی امتیاز کی حامل ہے۔ جس میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ’’میں کل جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو خدا اور رسول خدا ﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کو محبوب رکھتے ہیں۔‘‘ چنانچہ اگلے دن یہ جھنڈا حضرت علی ؓ کو عطاء فرمایا۔ جنہوں نے مرحب نامی پہلوان وشہسوار کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خیبر کا ناقابل تسخیر قلعہ فتح کیا۔ حضرت عمر ؓ جیسی ہستی اس کی آرزو اور دعا کرتی رہی کہ خدا کرے کہ قرعۂ فال میرے نام نکل پڑے۔

(صحیح مسلم، فضائل علیؓ بن ابی طالب ج۲ ص۲۷۸)

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اصابت رائے

حضرت علی ؓ صائب الرائے بھی تھے اور آپ کی اصابت رائے پر عہد نبوت ہی سے اعتماد کیا جاتا تھا۔ واقعہ افک میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے رازداروں میں جن لوگوں سے مشورہ طلب کیا ان میں ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں بھی وہ ان کے مشیر رہے تھے۔ عمر ؓ کو ان کی رائے پر اتنا اعتماد تھا کہ جب کوئی مشکل معاملہ پیش آتا تو حضرت علی ؓ سے مشورہ کرتے تھے۔

ایک موقعہ پر فرمایا: ’’لو لا علی لهلك عمر ‘‘ ﴿یعنی اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔﴾

آنحضرت ﷺ نے بارہا آپ کے فیصلے کو بحال رکھا۔ چنانچہ اس قسم کے ایک فیصلے پر آپ ﷺ نے

فرمایا:"ما اجد فیھا الا ما قال علی "﴿یعنی میرے نزدیک بھی اس کا فیصلہ وہی ہے جو علی نے کیا۔﴾

اسی طرح ان کے ایک فیصلہ پر خوش ہو کر فرمایا:"الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اھل البیت "﴿یعنی اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت سکھائی۔﴾

مختصر یہ کہ حضرت علیؓ مجمع اوصاف حمیدہ، اخلاق عالیہ اور بمقتضائے فیض صحبت نبویﷺ منبع فیض وکمالات تھے۔

حضرت علیؓ کے فضائل ومناقب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بچپن ہی سے درسگاہ نبوت میں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔جس کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہا اور سفر وحضر میں صحبت نبویﷺ میں رہ کر خوب خوب اکتساب فیض کیا۔شاہ ولی اللہؒ نے بارگاہ رسالت میں جناب امیرؓ کے اس تقرب وتربیت کو ان کے فضائل کی اصلی بنیاد قرار دیا ہے۔

مسند امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے فضائل میں اس کثرت سے روایات ہیں کہ کسی دوسرے صحابی کے متعلق اس کثرت سے نہیں۔(ازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

غرض حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ابتداء ہی سے علم وفضل کے گہوارہ میں تربیت پائی تھی۔اس لئے صحابہ کرامؓ میں آپ غیر معمولی تبحرانہ فضل وکمال کے مالک اور"انا مدینۃ العلم وعلی بابھا "اور بروایت جامع ترمذی، مناقب علی المرتضیٰؓ"انا دار الحکمۃ وعلی بابھا "کہ میں علم وحکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، کے طغرائے خاص سے ممتاز ہوئے۔گو محدثین نے ان روایات میں صحت وسقم کے اعتبار سے کلام کیا ہے۔تاہم فضائل ومناقب کے سلسلے میں محدثین کرام کے ہاں خاصا توسع پایا جاتا ہے۔

حضور اکرمﷺ نے سفر آخرت فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا۔سب نے بیعت کی تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کے مشیر ومعاون رہے۔

ان کے بعد حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں بھی حضرت علیؓ کی رائے اور مشورہ کی بہت اہمیت تھی اور اکثر کام ان کے مشورہ سے کئے جاتے تھے۔

۳۵ ہجری میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپ نے مسند خلافت کو زینت بخشی۔چار سال نو ماہ تخت خلافت پر متمکن رہ کر ۱۸ر رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں زہر آلود تلوار کا زخم کھا کر ۲۱ر رمضان کو جام شہادت نوش کیا اور کوفہ کے قریب ہی مقام نجف میں مدفون ہوئے۔

(ملخص: ماہنامہ مناقب رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ)

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی شان مبارک

مولانا توصیف احمد

آپ کا نام عائشہ۔ لقب صدیقہ۔ خطاب ام المومنین۔ کنیت ام عبداللہ، حمیرا، بنت صدیق تھا۔ والد محترم کا نام عبداللہ بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق، والدہ کا نام ام رومان تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے ساتویں، آٹھویں اور والدہ کی طرف سے گیارھویں، بارھویں پشت میں حضور ﷺ سے جاملتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فضائل ومناقب اس کثرت کے ساتھ ہیں کہ ملاعلی قاری ؒ فرماتے ہیں کہ:

”عائشہؓ سے زیادہ فضیلت دنیائے اسلام کی تاریخ میں کسی عورت کو نہیں ملی“۔

آپ کے حق میں ۱۷ آیات قرآنی کا نزول آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہؓ بچپن سے ہی ذہین وفطین تھیں۔ ایک مرتبہ آپ اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیوں سے کھیل رہی تھیں کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر داخل ہوئے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ گھوڑا ہے۔ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے۔ تو حضرت عائشہؓ نے برجستہ جواب دیا۔ کیوں یارسول اللہ ﷺ! حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر تو تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تین خواہشوں کا اظہار فرمایا: ۱...... مال صدیقؓ کا ہو۔ راہ خدا کی ہو اور تقسیم کرنے والے ہاتھ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہوں۔ ۲...... نگاہ صدیق کی ہو چہرہ رسول عربی ﷺ کا ہو، ۳...... بیٹی ابوبکر صدیق کی ہو اور خادمہ محبوب خدا ﷺ کی ہو۔

رب کریم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تینوں خواہشوں کو پورا کیا۔ جب حضرت خدیجہؓ اور حضرت سودہ بنت زمعہؓ کی وفات ہوئی تو اللہ رب العزت نے آپ کے لئے رفیقہ حیات کا انتخاب کیا۔ چنانچہ رحمت دوعالم ﷺ کو خواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی حضرت عائشہؓ کی تصویر دکھائی اور کہا: یہ آپ ﷺ کی زوجہ ہیں۔ ۷ رسال کی عمر میں نکاح جبکہ ۹ رسال کی عمر میں آپ کی رخصتی ہوئی۔ اللہ پاک نے آپ کو معلّمہ کائنات بنانا تھا۔ اس لئے آپ کی رخصتی کم عمری میں ہوئی کہ آپ نے حضور ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کو محفوظ کیا۔ ذوق وشوق سے علم حاصل کیا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ ہی کو سب سے بڑی معلّمہ، مفسرہ، محدثہ، فقیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ تقریباً ۲۰۰۰ سے زائد احادیث رسول ﷺ آپ سے مروی ہیں۔ سینکڑوں احادیث پر تو تمام محدثین، مفسرین کا اتفاق ہے۔ ہزاروں مسائل کا استنباط آپ سے کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آدھا دین صحابہ کرامؓ سے آیا اور آدھا دین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آیا۔ حضرت عمر فاروقؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی شرعی مسئلہ پیش آتا تو راہنمائی کے لئے حضرت عائشہؓ کے دروازے پر جاتے۔ حضرت امیر معاویہؓ ایک مرتبہ ملک شام میں تخت خلافت پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے ایک لڑکے سے سوال کیا کہ اس وقت سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لڑکے نے جواب دیا کہ سب سے بڑے عالم آپ ہیں۔ آپ نے لڑکے کو کہا کہ اسوقت کائنات میں سب سے بڑی عالمہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔

حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں مجھے دس باتوں میں کائنات کی عورتوں پر فضیلت حاصل ہے:

۱...... میں وہ عورت ہوں کہ کنواری حالت میں رسول اللہ ﷺ کے گھر آئی ہوں۔

۲...... رسول اللہ کو مجھ سے اتنی محبت تھی کہ میں جب پانی پیتی کسی برتن میں، تو میں جس جگہ منہ لگاتی رسول اللہ بھی اسی جگہ سے منہ لگا کر پیتے۔

۳...... میں وہ عورت ہوں رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں مسواک مانگی اور فرمایا: عائشہ! مسواک چبا کر دو، میں نے مسواک چبائی۔ میری نرم کی ہوئی مسواک کو رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا۔

۴...... اماں عائشہؓ فرماتی ہیں میں وہ عورت ہوں کہ جس کے دوپٹہ کو جنگ بدر میں اسلام کا پرچم بنایا گیا۔

۵...... فرمایا میں وہ عورت ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: اللہ! میری گیارہ بیویاں ہیں۔ گیارہ بیویوں میں سب کے ساتھ مساوی سلوک کرتا ہوں۔ لیکن طبعی طور پر مجھے عائشہؓ سے محبت ہے۔ میں اس محبت کے بارے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: اے پیغمبر ﷺ! جو چیز تیرے اختیار میں نہیں ہے۔ اس کے لئے کوئی حرج نہیں۔

۶...... اماں فرماتی ہیں بیماری کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے اور سب سے زیادہ قیام میرے حجرے میں فرمایا۔

۷...... رسول اللہ ﷺ کی وفات حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہوئی۔

۸...... آج تک رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں موجود ہیں۔

۹...... حضرت عائشہؓ کی برکت سے آیات تیمم کا نزول ہوا۔

۱۰...... حضرت عائشہ وہ پاک دامن عورت تھی جب ان پر تہمت لگی تو اللہ نے آپ کی صفائی میں سترہ آیات قرآنی کا نزول فرمایا۔ یوں خدائی صفائی کے ذریعے آپ کی عظمت کا پھریرا ایک بار پھر چہار دانگ عالم میں بلند ہوا۔

آپ کی عمر ۱۹ سال ہوئی تو رحمت دو عالم ﷺ دنیا سے پردہ فرماگئے۔ حضرت عائشہؓ اس کے

بعد ۴۸ سال تک رب کی عبادت میں مصروف رہیں۔ آپ ﷺ کی طرح پوری رات عبادت میں مصروف رہتی اور فرماتی کہ آقا ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''افلا اکون عبدا شکوراً'' ﴿کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔﴾

حضرت عائشہؓ عبادت رسول کی عملی تصویر تھیں۔ آپ اوائل رمضان ۵۸ ہجری میں بیمار ہوئیں۔

۱۷ رمضان المبارک نماز وتر کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ محسوس ہوتا تھا کہ پورا عرب امڈ آیا۔ بیت نور کی مالکہ نے ارض بقیع میں دفن ہونا پسند کیا۔ سیدہ کائنات کے لئے یہ اعزاز کوئی کم نہیں کہ آپ کے حجرہ میں خاتم النبیین ﷺ آرام فرما ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی خوش نصیبی کی انتہا دیکھئے کہ سفر ہجرت میں سر نبی کا تھا گود صدیق اکبرؓ کی تھی۔ سفر آخرت میں سر نبی کا تھا گود صدیقہؓ کی تھی:

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بساط ارض پر ٹکڑا یہی ہے باغ جنت کا
اسی میں رحمۃ للعالمین رہتے تھے رہتے ہیں
تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے
مگر تنہا نہ اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے
تیرے رحمت کدہ سے مغفرت کی ابتدا ہوگی
اور اسی پر امتوں کی عافیت کی انتہا ہوگی

دانت کے امراض اور مجرب علاج

دانت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم نعمت ہے۔ جس کا سب سے بہترین شکریہ یہ ہے کہ ان کو صرف رزق حلال فراہم کیا جائے اور ہر اس چیز سے دانتوں کی حفاظت کی جائے جس کا کھانا شرعاً حرام ہے یا طبعاً نقصان دہ ہے۔ چاہے وہ حرام رزق ہو یا غیبت کے ذریعے مردار کا گوشت کھانا۔ مندرجہ ذیل نسخہ طبی اعتبار سے انتہائی قیمتی اور سستا نسخہ ہے۔ فوائد: دانت کا درد، دانت کا ٹوٹنا، دانتوں کا کالا پیلا ہونا، کیڑا لگنا، منہ سے بدبو کا آنا، مسوڑھوں سے خون کا آنا، ان سب امراض کے لئے انتہائی مجرب ہے: نسخہ کے اجزاء: لونگ ایک چھٹانک۔ نوشادر ٹھیکری دو چھٹانک۔ نمک خوردنی دو چھٹانک۔ اجوائن دیسی تین چھٹانک۔ طریقہ استعمال: تمام اجزاء کو علیحدہ علیحدہ رگڑ کر باریک کر لیں اور پھر باہم مکس کر کے یک جان کر لیں۔ پوری فیملی کے لئے مہینے بھر کا بہترین منجن تیار ہے۔ صبح نیند سے بیدار ہوکر، دوپہر کے کھانے کے بعد اور رات کو سونے سے قبل شہادت کی انگلی سے اچھی طرح مل لیں۔ کچھ دیر بعد کلی کر لیں۔ پرہیز: چٹ پٹی بازاری اور غیر معیاری چیزوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔ بیکری کی مصنوعات اور کولڈ ڈرنکس کے بجائے قدرتی اشیاء کی عادت اپنائیں۔ (حکیم ناصر امین دواخانہ دار الخدمت درانہ کا شوغازہ کرک)

حضرت امام حسن ؓ کے حالات

قسط نمبر:5
تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمن

حضرت علی ؓ ہنس پڑے

حضرت عقبہ بن عامر ؓ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”جناب نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں حضرت امام ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے جارہا تھا۔ حضرت سیدنا امام علی ؓ، سیدنا امام ابوبکر صدیق ؓ کے پہلو میں چل رہے تھے۔ اتنے میں وہ امام حسن بن علی ؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ امام ابوبکر صدیق ؓ نے سیدنا امام حسن ؓ کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا: یہ لڑکا (حسن ؓ) نبی اکرم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کہ علی کے۔ اس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ حضرت امام علی کرم اللہ وجہہ یہ دیکھ کر ہنس پڑے۔“

(مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف، نسائی، دررالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ ص ۲۸۶، مستدرک حاکم، کنزالعمال ج ۱۳ ص ۲۷۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ”ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور (پیار سے) فرمایا: منا (معصوم بچہ) کہاں ہے؟ کیا یہاں منا ہے؟ چنانچہ امام حسن بن علی ؓ باہر تشریف لائے۔ انہوں نے گلے میں کالی مرچ کا ہار ڈال رکھا تھا۔ امام حسن ؓ نے اپنے ہاتھ مبارک پھیلا دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ مبارک پھیلا دیئے اور انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرے۔“

(ابن عساکر، کنزالعمال ج ۱۳ ص ۲۸۹، دررالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ ص ۲۹۲)

حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ فرماتے ہیں کہ: ”ایک مرتبہ سیدنا امیر عمرو بن العاص اور سیدنا ابوالاعور السلمی ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے کہا کہ: حسن بن علی ؓ کی زبان میں لکنت ہے۔ کاتب وحی امیر معاویہ ؓ نے (جواب میں) فرمایا کہ ایسی بات مت کہو۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے جناب حسن ؓ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا تھا۔ جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا ہو اس میں لکنت نہیں ہوسکتی۔“ (ابن عساکر و کنزالعمال ج ۱۳ ص ۲۸۹)

حضرت سیدنا حافظ الحدیث امام ابوہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ: ”ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی سیدہ بتول ؓ خاتون جنت کے گھر تشریف لائے تو میں (ابوہریرہ) بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب گھر میں تشریف آوری ہوئی تو فرمایا: کیا یہاں منا ہے؟ حسن ؓ آئے تو میں (ابوہریرہ) نے سوچا کہ

حضرت سیدہ بتول فاطمہ ؓ انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا انہیں نہلا رہی ہیں۔ اتنے میں حضرت امام حسن ؓ دوڑتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ امام حسن ؓ کو گلے سے لگا لیا اور ارشاد فرمایا: اے میرے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔‘‘

(ابن عساکر، کنزالعمال ج۱۳ص۲۸۰)

میرے سردار

حضرت سعید مقبری ؒ فرماتے ہیں کہ: ’’ہم سیدنا امام ابوہریرہ ؓ کے ہمراہ تھے۔ اتنے میں امام حسن ؓ آئے۔ انہوں نے سلام کیا۔ امام ابوہریرہ ؓ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے میرے سردار تجھ پر بھی سلامتی ہو۔ میں (ابوہریرہ) نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ (حسن ؓ) سید یعنی سردار ہے۔‘‘ (ابن عساکر و کنزالعمال ج۱۳ص۲۸۰)

سلامت رکھ

امام محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ: ’’نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی ؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اسے سلامتی کے ساتھ رکھ اور اس میں سلامتی ڈال دے۔‘‘ (ابن عساکر و کنزالعمال ج۱۳ص۲۸۱)

آسمان والوں کے نزدیک

حضرت رجاء بن ربیعہ ؒ فرماتے ہیں کہ: ’’میں نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جہاں حضرت ابوسعید اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تھے تو وہاں سے سیدنا حضرت امام حسن ؓ کا گزر ہوا۔ انہوں نے سلام کیا۔ سب لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ بس میں ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے عرض کی کہ آپ یعنی (حسن ؓ) پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔ پھر فرمایا: آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سب سے زیادہ یہ (امام حسن ؓ) محبوب و پسندیدہ ہیں۔‘‘ (درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ ص۲۸۹)

حضرت انس بن مالک ؓ کا فرمان

۱...... ’’جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشابہت میں حضرت حسن بن علی ؓ جیسا کوئی بھی نہیں تھا۔‘‘

۲...... ’’کوئی بھی حضرت حسن بن علی ؓ اور حضرت فاطمہ ؓ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رحمت ہو۔‘‘

۳...... ’’سیدنا حسن بن علی ؓ چہرے میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔‘‘

(مناقب علی والحسنین وامہما فاطمۃ الزہراء ؓ ص۲۳۳)

۴...... ’’حضرت فاطمہ زہراء ؓ حضرت حسن ؓ کو کھلایا کرتی تھیں اور فرمایا کرتیں کہ میں اپنے ابا

جان ﷺ پر قربان، یہ (حسن رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ کے نہیں۔“ (حوالہ مذکورہ)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی سخاوت

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی سخاوت ضرب المثل تھی۔ ان کی دریا دلی کے بہت زیادہ چرچے تھے۔ یہ بات تو ناممکنات میں سے ہے کہ کبھی کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس سخی فرزند کے پاس آیا اور وہ محروم واپس لوٹا ہو۔ نہیں نہیں یہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ سارا گھرانہ ہی سخاوت وایثار کا خزانہ ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تعلق خاندان اہل بیت کے ساتھ ہے اور وہ خاندان اہل بیت کے ممتاز چشم وچراغ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ آپ عظمت اہل بیتؓ کے بارے میں پچھلے صفحات میں تفصیل اور وضاحت کے ساتھ پڑھ چکے ہیں۔ چلو چلتے چلتے عظمت اہل بیتؓ کے بارہ میں ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔ پھر سخی خاندان کے سخی سردار جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کی سخاوت فیاضی کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرے وہ ایمان کی حالت میں مرتا ہے اور جو آل محمد ﷺ کی محبت میں وفات پاتا ہے۔ وہ شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا ہے اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے۔ ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیتا ہے اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے۔ اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے۔ خدا اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ خبردار! جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت میں ہو کر انتقال کرتا ہے۔ سن لو! جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت میں مرتا ہے جنت کی طرف اس کو ایسے بھیجا جاتا ہے جیسے کہ دلہن اپنے گھر بھیجی جاتی ہے اور جو آل محمد ﷺ کی دشمنی میں مرتا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا ”رحمت خدا سے مایوس“ خبردار! جو آل محمد ﷺ کی دشمنی میں مرے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔ خبردار! جو آل رسول ﷺ کی دشمنی میں مرے گا۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔“ (نزہۃ المجالس عربی ج۲ص۱۶۱)

سخاوت کی انتہاء

ایک مرتبہ سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں چہاردیواری سے گھرے ہوئے ایک باغ کے پاس سے گزرے انہوں نے ایک نوعمر سیاہ رنگ کے حبشی غلام کو دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک روٹی تھی اور اس کے سامنے ایک کتا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لڑکا روٹی کا ایک لقمہ خود کھاتا اور ایک لقمہ اس کتے کو کھلاتا۔ اس طرح اس نے پوری روٹی تقسیم کر کے آدھی اس کتے کو کھلا دی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس حبشی غلام سے فرمایا۔ ارے! تو نے آدھی روٹی میں اس کتے کو کیوں شریک کیا؟ اس غلام نے عرض کی کہ میری آنکھیں اس کتے کی آنکھیں دیکھ کر شرم محسوس

کرتی ہیں کہ میں زیادہ کھا جاؤں۔ حضرت امام حسنؓ نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حضرت ابان بن عثمانؓ کا غلام ہوں۔ فرمایا: یہ باغ کس کا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت ابانؓ کا۔ حضرت امام حسنؓ نے اس حبشی غلام کا جواب سن کر فرمایا۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب تک میں واپس یہاں نہ آجاؤں تم یہاں ہی بیٹھے رہنا۔

حضرت سیدنا امام حسنؓ سیدنا ابان بن عثمانؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دونوں چیزیں خرید لیں۔ یعنی غلام اور باغ۔ پھر آپ اس حبشی غلام کے پاس تشریف لائے اور اس غلام کو فرمایا کہ میں نے تجھے خرید لیا ہے۔ اس نے فوری طور پر کھڑے ہوکر عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ان کے بعد میں آپ کے احکام کا پابند وفرمانبردار اور آپ کے احکام سننے والا ہوں۔ حضرت امام حسنؓ نے ارشاد فرمایا: تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد ہے اور یہ باغ بھی میں تجھے ہبہ کرتا ہوں۔ اس غلام نے عرض کی کہ اے میرے آقا یہ باغ میں بھی (اللہ تعالیٰ کے نام پر) ہبہ کرتا ہوں۔ جس طرح کہ آپ نے اس کو مجھے ہبہ کیا۔

(تاریخ مختصر دمشق ج۷ ص۲۵، تاریخ بغداد ج۴ ص۳۳)

بے مثال سخی کا فرمان

حضرت امام حسنؓ بے مثال سخی تھے۔ ایسے تاجدار وغمخوار تاریخ کی نظروں نے کم دیکھے ہوں گے۔ چنانچہ سخی نانا ﷺ کے سخی نواسے سے ایک دفعہ سوال کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں: ”ایک مرتبہ کسی آدمی نے سیدنا امام حسنؓ سے سوال کیا کہ آپ اپنی سفید پوشی کے باوجود کسی سائل کو انکار نہیں فرماتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت حسنؓ نے فرمایا میں خود اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے والا اور اس سے محبت کرنے والا ہوں۔ مجھے اس بات سے حیا وشرم آتی ہے کہ میں کسی سائل کو نہ دوں۔ حالانکہ میں خود مانگنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ایک معاملہ فرمایا ہے کہ اس نے میرے متعلق اس عادت کو اپنایا کہ وہ اپنی نعمتوں کے فیض کی بارش مجھ پر برساتا ہے اور میں اس بات کا عادی بنا کہ میں یہ نعمتیں لوگوں میں تقسیم کروں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں نے اپنی عادت کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس طریقہ کار کو چھوڑ دیں گے۔ پھر حضرت امام حسنؓ نے یہ اشعار پڑھے ۔

اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضله فرض علی معجل

ومن فضله فضل علی کل فاضل والفضل ایام الفتی حین یسئل

”جب میرے پاس کوئی سوال کرنے والا آتا ہے تو میں اس کو ایسی چیز کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ جس کی فوری ادائیگی مجھ پر لازم ہوگئی تھی اور میں اسے ایسی چیز کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ جس کی فضیلت ہر اہل فضل پر بلند وفائق ہے۔ انسان کی زندگی کے بہترین اوقات وہ ہیں جن میں اس سے کسی چیز کا سوال کیا جائے۔“

درود شریف پڑھنے کا طریقہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو! ’’اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وآل ابراھیم انك حمید مجید‘‘

۲...... حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت سعد ابن عبادہؓ کی مجلس میں تشریف لائے تو آپ ﷺ سے بشیر ابن سعدؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ پاک نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا۔ ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟۔ تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال آپ سے نہ کیا جاتا۔ پھر آپ نے فرمایا: یوں کہو! ’’اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید‘‘

۳...... حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم معلوم کر چکے (السلام علیك ایھا النبی) آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللّٰھم صل علیٰ محمد النبی الامی وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارك علیٰ محمد النبی الامی کما بارکت علیٰ ابراھیم انك حمید مجید‘‘

۴...... کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ! ہم آپ پر سلام کا طریقہ تو معلوم کر چکے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں تو آپ نے فرمایا: ’’اللّٰھم صل علیٰ محمد و آل محمد کما صلیت علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید. اللّٰھم بارك علیٰ محمد و آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم انك حمید مجید‘‘ (عمل الیوم واللیلۃ)

الحمد للہ ہمارے اکابر نے محنت کر کے تمام احادیث کی کتابوں سے درود پاک کے کلمات جمع فرما دیئے ہیں۔ ان میں ایک نام ’’ذریعۃ الوصول الیٰ جناب الرسول ‘‘ جو علامہ ہاشم ٹھٹھویؒ کا انتخاب احادیث ہے۔ ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تخریج کے ساتھ مکتبہ لدھیانوی کراچی سے مل سکتی ہے۔ جس کی سات منزلیں ہیں اور ایک منزل روزانہ پڑھی جاتی ہے جس میں مختلف درود شریف کے کلمات تحریر کئے گئے ہیں۔

رمضان المبارک ...... عظیم الشان مہینہ

مولانا کریم بخش

میرے پیارے بھائیو! اب یہ رمضان قریب آ گیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے شعبان کے آخری دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ’’عظیم مہینہ آ رہا ہے۔ اس میں عظیم رات بھی آ رہی ہے اور اس کے اندر نفل کا ثواب فرض کے برابر، فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہے۔ یہ صبر اور برداشت کا مہینہ ہے۔ اس میں اپنے مولا کو راضی کرو۔ اس میں کلمہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ استغفار کی کثرت کرو۔ اس میں جنت کو خوب طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔‘‘ (رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ و رواہ البیہقی، فضائل رمضان ص۴)

اللہ پاک نے عظیم الشان مہینہ دیا ہے۔ رات کے وقت میں تراویح پڑھیں گے۔ چالیس سجدے ہوں گے اور فرمایا سجدے میں انسان سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتا ہے تو چالیس مرتبہ اللہ کا قرب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ پاؤں سے پاک ہیں۔ گویا کہ اس کے پاؤں میں سجدہ کر رہا ہے اور اپنا سر مٹی میں ڈال رہا ہے۔ جتنا اپنی تذلیل اور انکساری ہوگی اور جتنا اپنے آپ کو سجدہ میں مٹائے گا اتنا اللہ کے ہاں بلندی ہے۔ ہر سجدہ معراج ہے۔ گویا چالیس مرتبہ اس کی روح کی پرواز اور معراج ہو رہی ہے۔

دل کی خوشی سے رمضان کا استقبال کریں

میرے محترم دوستو! رمضان المبارک کی پہلے سے تیاری کرنی چاہئے۔ ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہئے۔ ہر آدمی یہ سوچے کہ یہ مہینہ جو آ رہا ہے یہ مالک کا کتنا بڑا انعام ہے؟ مجھے کیوں اور کس مقصد کے تحت دنیا میں بھیجا گیا ہے اور یہ جو مبارک مہینہ آ رہا ہے اس کے انوار و برکات کو کیسے سمیٹنا ہے؟ اس کے لئے پہلے سے اپنے ذہن کو، اپنے نظام عمل کو تیار کرنا ہی استقبال رمضان ہے۔ نبی کریم ﷺ دو ماہ پہلے ہی رجب کا چاند دیکھ کر فرما رہے ہیں: ’’پہلے سے اشتیاق اور انتظار ہے اور اشتیاق کے عالم میں یہ دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! ہماری عمر اتنی کر دیجئے کہ ہم رمضان تک پہنچ جائیں۔ رمضان المبارک کی مبارک ساعات ہمیں نصیب ہو جائیں۔‘‘ (مجمع الزوائد ج۲ ص۱۶۵)

رمضان کے لمحات کو قیمتی بنائیں

میرے بھائیو! رمضان المبارک میں خصوصاً عصر کے بعد کا وقت قیمتی بنائیں۔ اس میں ہم سے بڑی غفلت ہوتی ہے۔ اکثر وقت چیزیں خریدنے اور افطاری کا سامان خریدنے میں لگ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مزدوری ملنے کا وقت ہے۔ دس لاکھ انسان جہنم سے شام کے وقت آزاد ہوتے ہیں۔ اب کچھ وقت تلاوت

میں گزرے، کچھ مسنون دعائیں پڑھنے اور اذکار مسنونہ میں گزرے اور پھر آخری وقت آہ وزاری، رونے اور گڑگڑانے میں گزرے۔ اب ہاتھ بڑی مشکل سے اٹھیں گے۔ تھکا ہوا بہت ہے۔ لیکن روح بیدار ہو چکی ہے۔ اس میں بڑی قوت آ چکی ہے اور سارے دن کے مجاہدے کے بعد نفس کے اندر نورانیت آ چکی ہے۔ اب تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں بہیں گی۔ لہٰذا اس کیفیت کو غنیمت جان کر اپنے لئے بھی مانگیں، ساری امت رسول پاک ﷺ کے لئے بھی مانگیں۔ اپنے بچوں کے لئے مانگیں، آخرت مانگیں، دنیا مانگیں، جم کر مانگیں یہ مانگنے کا وقت ہے۔ افطاری سے پہلے کا وقت قیمتی بنائیں۔

سارا سال موقع نہیں ملا تہجد پڑھنے کا، اب موقع ملا، دو رکعت، چار رکعت نماز ضرور پڑھ لے۔ ''وتبتل الیه تبتیلاً (المزمل:۸)'' دن میں تو نے کام کئے وہ دینی کام تھے۔ لیکن بالواسطہ تھے۔ اب اے بندے! میں سب پردے ہٹا چکا ہوں۔ ذرا میرے ساتھ براہ راست باتیں کر۔ براہ راست تیری اور میری خلوت ہو جائے۔ ''فاذا فرغت فانصب والیٰ ربك فارغب (الانشراح:۷،۸)''

دن میں دعوت میں رہا۔ دن میں تبلیغ میں رہا۔ دن میں تعلیم میں رہا۔ دن میں کوئی تجارت کی ہے۔ دن میں بیوی بچوں کے مشاغل میں رہا۔ ایک وقت فرصت کا نکال کر اور سب سے کٹ کر میرے ساتھ بات کر۔ براہ راست تیری اور میری بات ہو۔

اللہ کے نبی ﷺ سارا دن نیکی میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''فاذا فرغت'' جب آپ تعلیم سے فارغ ہو گئے، دعوت سے فارغ ہو گئے، اب تنہائی کا وقت آیا ہے۔ اب رات کے وقت جی لگا کر میرے ساتھ باتیں کرو۔ اب بیٹھ کر باتیں کرنا، مالک کے سامنے گڑگڑانا، فرمایا دو رکعت نماز تہجد کی ''دنیا وما فیہا'' سے بہتر ہے۔

میرے بھائیو! یہ بہت بڑا قیمتی مہینہ ہے اور یہ آخرت کی کمائی کا بہت بڑا سیزن ہے۔ جس طرح دنیا کمانے کے مختلف مواقع آتے رہتے ہیں۔ مثلاً سردی میں گرم کپڑے والوں کی خوب کمائی ہوتی ہے۔ عید پر درزی اور حلوائی خوب پیسہ کماتے ہیں اور بارش میں رکشہ، ٹیکسی والوں کی خوب چاندنی بن جاتی ہے۔ اسی طرح آخرت کی کمائی کے بھی مواقع آتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک بے حساب نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے۔

ابھی سے دعا مانگیں، اے اللہ! صحت دینا، اے اللہ! ایسی چیزیں جو روزے میں رکاوٹ ہیں۔ ان سے ہمیں بچانا اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے اہل وعیال، عزیز واقارب اور ساری امت مسلمہ کے لئے انقلاب کا رمضان بنا، ساری امت کے مسائل حل ہوں۔ اجتماعی بھی اور انفرادی بھی۔ ملکی بھی اور نجی بھی۔ ساری گندگیوں سے ہم پاک ہو جائیں۔ سارے گناہوں سے تائب ہو جائیں اور امت کا رخ تیری طرف ہو جائے اور سب تیری طرف لپکنے والے بنیں آمین! ...... (مواعظ رمضان المبارک ج۱ص۴۰تا۴۳)

روزہ کے مسائل ...... سوالاً جواباً

حافظ محمد اسحق ملتانی

سحری قائم مقام نیت کے ہے یا نہیں؟

سوال: بوقت سحری روزہ کی نیت کرنا بھول گیا تو روزہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سحری کے وقت یہ ارادہ نہ ہو کہ آج مجھے روزہ نہیں رکھنا تو سحری کرنا یہ بھی روزہ کی نیت ہی ہے جو ہرہ میں ہے: ''فالسحور فی شهر رمضان نية ذكر نجم الدين النسفي و كذا اذا تسحر لصوم اخر كان نية له وان تسحر على انه لا يصبح صائما لا يكون نية''

(جوہرۃ ج۱ص۱۴۰، کتاب الصوم)

نوٹ: یادرہے کہ ماہ رمضان میں روزہ کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے کر سکتے ہیں۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم بالصواب! (فتاوی رحیمیہ ج۷ص۲۴۱)

روزہ کی نیت کب کرے؟

سوال: رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

جواب: (۱) بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔ (۲) اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے تو اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں۔ رمضان شریف کے روزے کی بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

(دارالعلوم دیوبند ج۶ص۳۲۲، آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ص۳۳۶)

سحری کے وقت نہ اٹھ سکے تو کیا کرے؟

سوال: اگر کوئی سحری کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بغیر کچھ کھائے پئے روزہ کی نیت کرلے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ص۳۳۲)

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

سوال: رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے؟ یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟ ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ طرز عمل صحیح ہے؟

جواب: سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے، سائرن اذان اس کے لئے ایک علامت ہیں۔ آپ گھڑی دیکھ لیں، اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا۔ اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ ص۳۴۴)

سائرن بجتے وقت پانی پینا

سوال: ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہوجاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ہی سائرن بجتا ہے۔ ایک ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہوچکا ہے؟

جواب: سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اس دوران پانی پی سکتا ہے۔ بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال: جناب مفتی صاحب! عصر حاضر میں طب کے میدان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ خاص کر دمہ جیسی خطرناک بیماری کے علاج میں انہیلر (ایک خاص قسم کی گیس) کامیاب ایجاد ہے۔ جسے دمہ کے مریض بوقت ضرورت سانس کی رکاوٹ ختم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو کیا اس کا استعمال روزے پر اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں؟ وضاحت سے بیان فرمائیں۔

جواب: مذکورہ انہیلر پمپ کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر روزہ کی حالت میں انتہائی مجبوری کے وقت اس کو استعمال کیا گیا تو رمضان کے بعد اس روزے کی صرف قضا کرنا ہوگی۔ کفارہ نہیں۔ تاہم اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ اس کے بغیر اس کا گزارہ نہ ہوتا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔ صرف فدیہ دینا ہوگا۔ (فتاویٰ حقانیہ ج۴ ص۱۷۰)

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ میں کچھ نقصان تو نہیں آتا

سوال: اگر روزہ دار آنکھ میں کوئی دوا ڈالے تو روزہ میں نقصان آتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا۔روزہ صحیح ہے۔فقط:’’ولو اقطر شیئا من الدواء فی عینه لا یفسد صومه عندنا الخ‘‘

(عالمگیری مصری کتاب الصوم باب رابع ج۱ص۱۹۰،ماجدیہ ج۲ص۲۰۳،بحوالہ فتاویٰ دارالعلوم ج۶ص۴۵۸)

روزہ کی حالت میں منجن ومسواک کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوال: روزہ کی حالت میں مسواک کرنا یا مسوڑھوں سے خون نکلنے کی وجہ سے منجن کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ ان سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: روزے کی حالت میں مسواک یا منجن کا استعمال جائز ہے۔ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔لیکن منجن ملنے کے فوراً بعد منہ اندر سے دھولینا چاہئے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے اور منجن ایسا ہو کہ عادتاً پیٹ میں نہ جاتا ہو۔مگر بچنا بہر حال اچھا ہے۔کیونکہ یہ خلاف اولیٰ ہے جس کا مفاد مکروہ تنزیہی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۶ص۴۵۶)

مسوڑھوں کا خون اندر جانے سے روزے کا حکم

سوال: مسوڑھوں کا خون یا مواد کے اندر چلے جانے سے روزہ قائم رہے گا یا نہیں؟

جواب: صحیح یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء لازم ہوگی۔اس کی مکمل تفصیل فتاویٰ شامی میں ہے۔اصل اعتبار اس بات کا ہے کہ خون اور مواد عموماً تھوک سے زائد ہی ہوجاتا ہے۔اگر ذائقہ وغیرہ محسوس ہوجائے تو روزہ فاسد ہے۔اسی طرح اگر سوتے وقت داڑھ سے خون نکلا اور پیٹ میں چلا گیا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۶ص۴۶۲)

ذیابیطس (شوگر) کے مریض کے روزے کا مسئلہ

سوال: زید کی عمر ۵۸ برس ہے اور کئی سال سے ذیابیطس میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے شدید کمزوری ہے اور پانی کی پیاس اس مرض میں سخت تنگ کرتی ہے۔روزہ رکھنا بڑا دشوار ہے۔خصوصاً سخت گرمی کے موسم میں کیا کریں؟

جواب: ایسے مریض پر کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے بوجہ ضعف اور مرض کے افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا رمضان میں درست ہے۔لیکن جب تک صحت کی توقع ہے۔فدیہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ صحت کے بعد قضاء لازم ہے۔لیکن اگر صحت کی امید نہ رہے اور مرض کا ازالہ نہ ہو تو ان روزوں کا فدیہ دے دے اور ہر روزہ کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ادا کرے۔(جیسا کہ درمختار میں مریض کے لئے خوف،شدت مرض میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے اور استطاعت نہ ہونے پر فدیہ ادا کرنے کا حکم ہے۔شامی نے

لکھا ہے کہ جب مریض کو مرض سے صحت ہونے کی امید نہ ہو تو روزانہ کا فدیہ ادا کرے)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۶ ص ۲۹۵)

دودھ پلانے والی عورت کے لئے افطار کا حکم

سوال: ایک عورت جس کی گود میں تین ماہ کی بچی ہے اور دودھ بہت کم ہے۔ سحری کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ وہ رمضان کے روزے نہ رکھے تو کیا حکم ہے، یا فدیہ دے؟ اور زچہ اگر کمزور ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی عورت کے لئے روزوں کا افطار کرنا (نہ رکھنا) درست ہے۔ مگر بعد میں قضاء کرنا ضروری ہے جس وقت بچی بڑی ہو جائے اور اس کا دودھ چھوٹ جائے، اس وقت قضاء کرے۔ اسی طرح زچہ کا جب وضع حمل ہو جائے اور طاقت آ جائے مذکورہ صورت نہ ہو تو وہ اس وقت روزے رکھے۔ ورنہ صورت اوّل کی طرح کرے۔ لیکن فدیہ دینا کافی نہ ہوگا۔ (جیسا کہ عالمگیری میں ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت جب اپنے نفس پر یا اولاد پر جان کا خوف کریں تو انہیں روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور قضاء واجب ہے۔ اگر کسی دن اسی وجہ سے دن کے درمیان روزہ توڑ دیا تو بھی قضاء ہی واجب ہے کفارہ نہیں) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۶ ص ۲۹۸)

روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلی ویژن دیکھنا

سوال: رمضان المبارک میں افطار کے قریب جو لوگ ٹیلی ویژن پر مختلف پروگرام دیکھتے ہیں مثلاً انگریزی فلم، موسیقی کے پروگرام وغیرہ تو کیا اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جب کہ ہمارے یہاں اناؤنسرز خواتین ہوتی ہیں اور ہر پروگرام میں بھی عورتیں ضرور ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک بات یہ ہے کہ جو مولانا صاحب افطار کے قریب تقریر (ٹیلی ویژن پر) فرماتے ہیں اور مسلمان بہو بیٹیاں جب انہیں دیکھتی ہیں تو کیا روزہ برقرار رہے گا اور یہ کسی طرح قابل گرفت نہیں ہوگا؟

جواب: روزہ رکھ کر گناہ کے کام کرنا روزے کے ثواب اور اس کے فوائد کو باطل کر دیتا ہے۔ ٹیلی ویژن کی اصلاح تو عام لوگوں کے بس کی نہیں۔ جن مسلمانوں کے دل میں خدا کا خوف ہے وہ خود ہی اس گناہ سے بچیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ ص ۳۱۴)

کئی سالوں کے قضاء روزے کس طرح رکھیں

سوال: اگر کئی سال کے روزوں کی قضاء کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

جواب: اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے

رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضاء کرتا ہوں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ص ۳۷۶)

قضاء روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

سوال: میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضاء جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیجئے؟

جواب: درست ہے۔ کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضاء زیادہ ضروری اور اہم ہے۔ تاہم اگر فرض قضاء کو چھوڑ کر نفلی روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ص ۳۸۰)

اگر کسی کو الٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟

سوال: حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک الٹیاں ہوتی رہتی ہیں اور کوشش کے باوجود کسی بھی طرح کم نہیں ہوتیں۔ اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے۔ اٹھ کر سحری کھاتی ہوں۔ اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دم نہیں رہتا اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے۔ مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر الٹی ہو جاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں۔ تو اب مولانا صاحب کیا میں یہ کر سکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں۔ جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہو جائے؟

جواب: حمل کی حالت تو عارضی ہے۔ اس حالت میں اگر آپ روزہ نہیں رکھ سکیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کی قضاء لازم ہے۔ فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان روزوں کی قضاء رکھ سکے گا۔ آپ چونکہ دوسرے وقت میں ان روزوں کو قضاء کر سکتی ہیں۔ اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۳ص ۳۸۳)

احمد پور سیال ختم نبوت علماء کنونشن

۲۰ر فروری ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام احمد پور سیال دفتر ختم نبوت میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا سید عبدالرحمن شاہ نے کی۔ مہمانان خصوصی مولانا غلام حسین جھنگ، حافظ محمد علی شورکوٹ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ کنونشن سے مولانا سید حبیب احمد شاہ، مولانا سید عباس علی شاہ، مولانا غلام حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کنونشن میں پچاس کے قریب علماء کرام شریک ہوئے۔

حضرت مولانا سید فاروق ناصر شاہ ؒ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا پیر سید رحمت علی شاہ ؒ ہوشیار پور کے گاؤں بالٹا کے رہنے والے تھے۔ جو مفتی ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی ؒ کے شاگرد تھے۔ پیر رحمت علی شاہ ؒ کے پاس لائسنس تھا۔ مسلمان گائے کی قربانی ان کی حویلی میں کرتے تھے۔ ہندو حضرات اس وجہ سے چڑ کھاتے تھے۔ آپ تقسیم کے وقت مسجد میں بحالت سجدہ شہید کر دیئے گئے۔ ان کے تین صاحبزادے تھے۔ ہومیو پیتھی کے ڈاکٹر سید محمد صدیق شاہ ؒ، سید ظہور الحق شاہ ؒ، سید عتیق شاہ ؒ۔ یہ تینوں تقسیم کے وقت بخشن خان ضلع بہاول نگر میں آ کر رہائش پذیر ہوئے۔ ڈاکٹر سید محمد صدیق ؒ کچھ عرصہ بعد فیصل آباد آ گئے۔ ۱۹۵۲ء میں ان کے ہاں سید فاروق ناصر شاہ ؒ کی پیدائش ہوئی۔ سید فاروق ناصر شاہ ؒ دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد کے ابتدائی طلباء میں سے تھے۔ اوّلاً جب یہ مدرسہ ایک جج صاحب کی کوٹھی پر قائم ہوا۔ تب قاری نذیر احمد ؒ سے آپ نے حفظ کیا۔ گردان حضرت قاری رحیم بخش ؒ سے خیر المدارس ملتان میں کی۔ دارالعلوم پیپلز کالونی پہاڑی گراؤنڈ میں منتقل ہوا۔ اس میں درجہ کتب میں آپ نے داخلہ لیا۔ دارالعلوم دیوبند کے سابق مدرس مولانا سید فیض علی شاہ ؒ، مولانا عبدالقدیر کامل پوری ؒ، مولانا مفتی جمال ؒ ایسے اساتذہ سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ مولانا سید فاروق ناصر شاہ ؒ نے پہلی بیعت حضرت مولانا سید علاؤ الدین ؒ بانی خانقاہ دارالسلام سے کی۔ خلافت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ سے حاصل ہوئی۔ فراغت کے بعد فیصل آباد بوہڑ والا چوک لال مسجد میں جمعہ پڑھاتے رہے۔ پھر مسجد عائشہ باناوالی ستیانہ روڈ میں چالیس سال خطبہ ارشاد فرمایا۔ صدیقیہ مسجد میں تیس سال تسلسل سے قرآن مجید تراویح میں سنایا۔

آپ نے طب دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں پڑھی تھی۔ آپ نے اپنی رہائش گاہ فیصل آباد پر دواخانہ سادات کے نام سے طب کے ذریعہ خدمت خلق کا اہتمام کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی دھاک بیٹھ گئی۔ آپ اپنے قریب جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے تمام اساتذہ وطلباء کا فری میں علاج کرتے تھے۔ نسباً سید تھے اور سادات والی خوبی سخاوت کے خوگر تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ؒ بہت ہی سخی اور دریا دل انسان تھے۔ آپ نے ۱۹۹۶ء کے رمضان المبارک میں ۱۷ر رمضان جمعہ کے روز عصر سے مغرب تک مجلس درود شریف کا آغاز کیا جو بغیر کسی ناغہ کے اس وقت تک جاری ہے۔ اس بائیس سالہ دور میں کتنے کروڑ درود شریف کا ہدیہ ایصال کیا گیا۔ حق تعالیٰ ہی بہتر جاننے والے ہیں۔ اسی

طرح ہر جگہ اپنے متعلقین کو درود شریف کی مجالس کے انعقاد کے لئے متوجہ فرماتے تھے۔ خود مدینہ طیبہ میں اس طرح کی مجلس کا آغاز کرایا۔ خصوصیت سے ان مجالس میں شرکت کرنے والوں کو درود شریف پڑھنے کا ایسا خوگر بنادیا جاتا ہے۔ وہ ان مجالس کے علاوہ بھی ہر وقت اپنے زبانوں کو درود شریف کی تلاوت سے تر رکھنے کی سعادت سے بہرہ ور رہتے ہیں۔ زہے نصیب!

عظمت صحابہ کرامؓ کے حوالہ سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ حق تعالیٰ نے ان خدمات کو ایسے قبول فرمایا کہ ترقی ہوگئی۔ رحمت عالمﷺ کے طرۂ امتیاز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہوگئے۔ فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اور نائب امیر تاحیات رہے۔ الفتح گراؤنڈ میں ۱۹۰۸ء سے سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا آغاز فرمایا۔ یہ کانفرنس اتحاد امت کا شاندار مظہر ہوتی ہے۔ لاہور، چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنسوں اور سالانہ کورس میں تشریف لاتے۔ دعا و بیان فرماتے تھے۔ ۲۰۱۷ء کی کانفرنس چناب نگر میں بیماری کے باوجود بڑے اصرار سے صاحبزادوں کو کہہ کر سفر کیا۔ وہیل چیئر کے ذریعہ سٹیج پر تشریف لائے اور دیر تک تشریف فرما رہے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو بقعۂ نور فرمائیں کہ وہ بہت ہی قابل رشک عالم دین تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو خوبیوں کا حسین گلدستہ بنادیا تھا۔ وہ دھرتی پر خیر کے کاموں کے اگوان تھے۔ اپنی اہلیہ کے ہمراہ دو حج کئے۔ خود بہت سارے عمرے کئے۔ ساری اولاد کو عمرے کرائے۔ ایک صاحبزادی کو عمرہ نہیں کراپائے تو عمرہ کا خرچہ ان کے ہاں جمع کرادیا۔ پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی۔ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے گر گئے۔ چوٹ لگی۔ شوگر بھی تھی۔ یہ چوٹ بہانہ بنی اور پھر بیماریوں نے گھیر لیا۔ لیکن عزم کے اتنے پکے تھے کہ وصال سے چند ماہ قبل عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سفر میں گردوں کے واش کرانے کا عمل بھی جاری رہا اور عمرہ بھی کرکے آگئے۔ مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے آپ کا تعلق عاشقانہ اور والہانہ تھا۔ حق تعالیٰ ان کے ساتھ خیر کا معاملہ فرمائیں۔ وصال سے کچھ عرصہ قبل اپنے درمیان کے صاحبزادہ مولانا سید خبیب احمد شاہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا اور حیاً ومیتاً اپنا جانشین مقرر فرمادیا۔ ۳؍اپریل ۲۰۱۸ء کو عصر کے قریب وصال ہوا۔ اگلے روز دس بجے آپ کے جانشین سید خبیب احمد شاہ کی امامت میں جامعہ امدادیہ میں جنازہ ادا ہوا۔ جنازہ سے قبل حضرت مولانا قاری محمد یٰسین مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد طیب نے مولانا خبیب احمد شاہ کی دستار بندی کرائی۔ یوں یہ خاندان میں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنے والد گرامی کی روایات کے امین قرار پائے۔ دارالعلوم فیصل آباد کے قریبی قبرستان میں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد ؒ کے قدمین کی جانب مولانا شمس الرحمٰن افغانی شہیدؒ کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔ ومنہا نخرجکم تارۃً اخریٰ!

حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب حکیم اشرف اللہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۴؍اپریل ۲۰۱۸ء کو وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور وحدت روڈ پر اپنا مطب قائم کر رکھا تھا۔ آپ قابل فاضل نباض حکیم تھے۔ ہر دلعزیزی نے آپ کو مرجع خلائق بنادیا تھا۔ آپ دواخانہ حکیم محمد اجمل خان مرحوم کے دواخانہ لاہور میں بھی اجمل دواخانہ کے حکیم کے طور پر مریضوں کو دیکھتے تھے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا مفتی جمیل خان رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں روضۃ الاطفال کی شاخ قائم کی تو اس وقت سے حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ان سے تعارف ہوا۔ پھر پورے حلقہ کے یاران میں ابریشم کی سی حیثیت اختیار کر گئے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی نشر و اشاعت کے لئے دل و جان سے عشق کا سا لگاؤ رکھتے تھے۔ خوب بذلہ سنج طبیعت پائی تھی۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ لاہور کے مشائخ سے بھی گہرے مراسم تھے۔ خود بھی تسبیح ودانہ کے دلدادہ تھے۔ گھر کے قریب کی جامع مسجد میں اعتکاف ہمیشہ کا معمول تھا۔ ابھی عمر بھی کوئی زیادہ نہ ہوگی۔ پچاس ساٹھ کی دہائی میں ہوں گے۔ چاک و چوبند جسم، مضبوط وتوانا اعصاب کے ساتھ خراماں خراماں زندگی گزار رہے تھے کہ اجل نے آن لیا۔ ایک حادثہ میں دنیا کو پھلانگ کر آخرت میں جا ڈیرے لگائے۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

حضرت مولانا حافظ حسین احمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ حسین احمد قریشی ۱۲؍اپریل ۲۰۱۸ء شام کو وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

تحصیل حسن ابدال ضلع راولپنڈی کا ایک اہم قدیم قصبہ بھوئی گاڑ ہے۔ آج سے صدیوں قبل یہاں کی مرکزی جامع مسجد کا بانی مہتمم ومتولی ایک قریشی خاندان ہے۔ جو اپنے علم وفضل کے باعث آسمان کی بلندیوں کو چھوتا نظر آتا تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ مفتی محمد شفیع قریشی اور بحرالعلوم مولانا محمد جان قریشی تھے۔ ان حضرات کے ہاں خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کے بانی حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی پڑھتے رہے۔

ماضی قریب میں اس خاندان کے چشم وچراغ ایک علمی شخصیت مولانا عبدالحئی قریشی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ آپ کا پورا خاندان خانقاہ سراجیہ کندیاں کے مرشد اعلیٰ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھا۔ انہیں مولانا عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے مولانا حسین احمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو ۱۹۵۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ بنوری ٹاؤن جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں بھی پڑھتے رہے۔ دورۂ حدیث ۱۹۸۱ء میں جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے کیا۔ ۲۵ سال اپنے علاقہ کے سکول میں اسلامیات اور عربی

کے ٹیچر رہے۔اپنے برادر گرامی مولانا حکیم احمد حسن ؒ کے بعد چالیس سال مرکزی جامع مسجد بھوئی گاڑ میں امامت وخطابت کا فریضہ سرانجام دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم اور فعال رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ کے آپ شاگرد اور مرید بھی تھے۔حضرت درخواستی ؒ نے آپ کو مجاز بیعت بھی فرمایا تھا۔آپ نے تبلیغی جماعت میں ایک سال بھی لگایا۔عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عمر بھر صف اوّل میں رہے۔آپ کی نماز جنازہ آپ کے برادر مولانا ابوبکر قریشی نے پڑھائی اور آپ کے جانشین آپ کے برادرزادہ مولانا شہاب الدین قریشی جامع مسجد کے خطیب قرار پائے۔مولانا قاضی ہارون الرشید نے اپنے تعزیتی خطاب میں انہیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا نمونہ قرار دیا اور آپ واقعی اپنے عظیم خاندان کی درخشندہ روایات کے امین تھے۔حق تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔آمین!

حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری ؒ گورداسپور کی تحصیل نور پور (انڈیا) میں ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے۔پاکستان بننے کے بعد آپ کا خاندان پسرور منتقل ہوا۔آپ ملتان تشریف لائے تو پھر ملتان پاؤں کی زنجیر بن گیا۔آپ نے ممتاز آباد کے علاقہ میں مدرسہ عربیہ ہدایت القرآن کے نام پر ادارہ قائم کیا جو ملتان کے حفظ وکتب کے کامیاب اداروں میں شمار کیا جاتا ہے۔۱۹۷۰ء کے قریب آپ نے جمعیۃ علماء پاکستان میں شمولیت اختیار فرمائی۔پھر دم واپسیں تک اس کے ساتھ وابستہ رہے۔ملتان میں آپ کا حضرت مولانا شاہ احمد نورانی ؒ کے دست وبازو اور قابل اعتماد رفقاء میں شمار ہوتا تھا۔حق تعالیٰ نے آپ کو بہت ہی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔بریلوی مسلک کے نامور رہنما متبحر مفتی وکامیاب مدرس تھے۔طبیعت میں اعتدال اور مزاجاً محبتوں کے دیپ جلائے رکھتے تھے۔تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ۱۹۷۷ء میں ملتان کے صف اوّل کے رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ہر قومی وتحریکی کام میں پیش پیش رہے۔آپ کے صلح کن مزاج نے آپ کو تمام حلقہ میں مقبول وقابل عزت رہنما بنادیا تھا۔تمام تر مسلکی تصلب کے باوجود قومی کاموں میں ان کی شمولیت ہزاروں خوشیوں کا باعث ہوتی تھی۔اس وقت ملتان کی دینی قیادت کے صف اوّل کے رہنماؤں میں آپ شامل تھے۔بڑی سج دھج سے زندگی گزاری۔۱۳؍اپریل ۲۰۱۸ء جمعہ کا فریضہ ادا کیا۔بعد از نماز جمعہ دل کی تکلیف ہوئی اور ادھر سے ادھر ہوگئے۔اس تیزی سے دو جہانوں کا سفر کیا کہ خود دم زدن ہوئے اور رفقاء دم بخود ہوگئے۔حق تعالیٰ نے دینی وجاہت ووقار کے ساتھ جہاں علمی رعب دیا تھا وہاں وہ وجیہہ اور خوبصورت شخصیت بھی تھے۔قد درمیانہ اور جسم نسبتاً فربہ تھا۔

رنگ سرخ وسفید اس پر طرہ دار پگڑی، آپ کی شناخت تھی۔ خندہ رو تھے۔ بات پتے کی کرتے۔ جہاں جس مجلس میں ہوتے میر مجلس شمار کئے جاتے۔ چال ڈھال میں علمی وقار ومتانت آپ کی شخصیت کو نمایاں کئے ہوئے تھیں۔ باکمال انسان تھے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت میں ان کو اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ وہ کیا گئے ملتان کی علمی بہاریں بھی مرجھا گئیں۔

حضرت مولانا نورالاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

ڈاکٹر مولانا نورالاسلام رحمۃ اللہ علیہ مراد پور مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ مدرسہ سراج العلوم جبوڑی اور ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور، قاری نورالحق صاحب سے حفظ کیا۔ ایف۔اے تک مانسہرہ سے تعلیم حاصل کی۔ جامعہ فاروقیہ کراچی سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ ریاض یونیورسٹی میں پڑھتے رہے۔ سکاٹ لینڈ ایڈنبرا یونیورسٹی سے اصول فقہ میں پی۔ایچ۔ڈی کیا۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور دارالعلوم ہولکمب بری کے استاذ الحدیث مولانا محمد ہاشم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز بیعت تھے۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ مولانا سید انظر شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حدیث حاصل تھی۔ مولانا نورالاسلام رحمۃ اللہ علیہ خود اور بچوں واہلیہ سمیت برطانوی پاسپورٹ ہولڈر تھے۔ لیکن چار سال قبل اپنے وطن مانسہرہ آگئے۔ حسینؓ بن علیؓ مسجد تعمیر کرائی۔ اس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ جامعہ محمودیہ مانسہرہ میں مسلم شریف پڑھاتے تھے۔ یومیہ ایک منزل تلاوت کا معمول تھا۔ تین پارے تہجد میں پڑھ لیتے باقی دن بھر چلتے پھرتے مکمل کر لیتے۔

اس دھرتی پر علم وعمل، تقویٰ ودیانت، زہد واخلاص کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ ان جیسا بے نفس، ہنس مکھ انسان میں نے نہیں دیکھا۔ جن دنوں سکاٹ لینڈ میں ہوتے تھے ختم نبوت کے تبلیغی سفر پر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جاتے تو مولانا نورالاسلام سراپا حاضر باش ہوتے تھے۔ سکاٹ لینڈ سے برمنگھم وفد لے کر ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوتے تھے۔ ہمیشہ علمی گفتگو کرتے اور خود بھی چلتی پھرتی علمی اور معلوماتی شخصیت تھے۔ ۱۲ر فروری ۲۰۱۸ء کو بالڈھیر شاہ مقصود ہری پور سے گاڑی میں پیٹرول ڈلوا کر نکلے۔ ڈمپر نے ٹکر ماری۔ گاڑی میں عزیز بچے اور بعض خواتین کا موقعہ پر انتقال ہوگیا۔ مولانا کو بیہوشی کی حالت میں ایبٹ آباد ایوب میڈیکل کمپلیکس داخل کرایا گیا۔ ہوش آنے پر بچوں اور مستورات کے انتقال کی خبر سے ہارٹ اٹیک ہوا اور جان کی بازی ہار گئے۔ حق مغفرت کرے۔ ان کی وفات سے علم وفضل کا ایک باب بند ہوگیا۔ ایسی عبقری شخصیات مدتوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ اگلے دن جنازہ ہوا۔ نیو مراد پور قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ رحمت حق سے ان کی قبر مبارک سدا شرابور رہے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

حضرت قاری محمد عثمان رحیمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

ہمارے مخدوم و مخدوم العلماء والصلحاء حضرت مولانا قاری محمد یٰسین بانی و مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے جواں سال صاحبزادے حضرت قاری محمد عثمان رحیمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳،۱۴؍مارچ ۲۰۱۸ء کی درمیانی شب سکھیکی کے قریب ایک حادثہ میں شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جناب قاری محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۶؍مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ آپ نے حفظ قاری عبدالرحمن صاحب سے باغ والی مسجد میں کیا۔ حضرت مولانا قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی اور اپنی والدہ محترمہ سے گردان مکمل کی۔ درس نظامی کے لئے دارالقرآن میں داخلہ لیا اور وہیں سے دورۂ حدیث ۲۰۱۳ء میں مکمل کیا۔ دورۂ حدیث شریف والے سال اس اہتمام کے ساتھ شریک درس رہے کہ پورے تعلیمی سال میں ایک بھی ناغہ، رخصت یا غیر حاضری نہیں ہونے دی۔ تعلیم کے دوران میں شادی ہوگئی تھی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۴ ماہ کے لئے تبلیغی جماعت میں وقت لگایا۔ اس دوران میں اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ دیا جس کا نام محمد یوسف رکھا گیا۔ وہ ایک ماہ بعد وصال کر گیا۔ قاری محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ اس وقت تبلیغ کے ساتھ چل رہے تھے۔ آپ کا آخرت کے لئے سفارشی اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے پہنچ گیا۔ زہے نصیب!

حضرت قاری محمد یٰسین نے پچپن سال تراویح میں باغ والی مسجد میں قرآن مجید سنایا ہے۔ قاری محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ سے واپس آئے تو پڑھانے کے لئے حضرت والد صاحب نے اپنی مسند پر براجمان کر دیا۔ قرآن مجید کا ضبط انتہائی اعلیٰ، تلاوت انتہائی عمدہ تھی کہ رمضان شریف کا مصلّٰی بھی والد صاحب کی جگہ سنانے لگے۔ تلاوت اس ذوق سے کرتے کہ والدین تو کیا پورا حلقہ عش عش کر اٹھا۔ والد صاحب کی جگہ گردان کے درجہ میں ایک سو سے زیادہ آپ کے شاگرد ہوں گے۔

حرمین شریفین سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پانچ حج کئے اور پندرہ عمرہ کے اسفار ہوئے۔ حرمین شریفین حاضری کے دوران عصر سے عشاء کے بعد تک آپ ﷺ قدمین شریفین میں دوزانو ہوکر پورا وقت گزارتے۔ اس دوران دلائل الخیرات اور تلاوت کا معمول رہتا۔ نہ معلوم کتنے ختم قرآن قدمین شریفین میں بیٹھ کر خود رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کے حضور سنائے۔ فللحمد للہ علیٰ ذالک!

باغ والی مسجد کا انتظام و تعلیم کے نظم کو اس طرح سنبھالا کہ والدین کریمین کے اور منظور نظر اور ڈھیروں دعاؤں کا مرجع ہوگئے۔ اساتذہ کرام کے احترام میں مثال قائم کر دی۔ زندگی بھر کسی بھی استاذ کو سرو قد نہیں ملے۔ ہمیشہ جھک کر مصافحہ کرتے تھے۔ یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت حاصل کی جائے گی کہ وصال

کے بعد معلوم ہوا کہ وہ فراغت کے بعد ہر جمعرات کو بلاناغہ تین صد روپیہ کی شہدائے کربلا کے ایصال ثواب کے لئے رسید کٹواتے تھے۔ زہے عشق اہل بیتؓ۔ فللحمدللہ علیٰ ذالک!

باہر سے آئے مہمان کو چھوڑنے کے لئے رائیونڈ جانا تھا۔ زندگی کی جامعہ دارالقرآن میں آخری جماعت کی نماز میں ''یا ایتھا النفس المطمئنة'' والا رکوع رغبت وخواہش سے حکماً تلاوت کرایا۔ اپنے جامعہ کے استاذ مولانا خورشید سے آخری سفر سے پہلے حسن خاتمہ کے دعاء کی درخواست کی۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل ملتان تشریف لائے۔ اپنے اجداد کی قبور کی زیارت کی اور دیر تک ایصال ثواب کرتے رہے۔ جامعہ خیرالمدارس ملتان میں اپنے نانا مجدد قرأت حضرت قاری رحیم بخش ؒ کی قبر مبارک پر دیر تک چشم گریاں اور دل بریان سے ایصال ثواب کے لئے تلاوت کرتے رہے۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کر کے تشریف لائے تھے۔ سفر عمرہ پر جاتے ہوئے اپنے برادر بزرگ مولانا قاری عزیزالرحمن رحیمی مدظلہ کو پانچ ہزار روپے شاہی مسجد لاہور کی ختم نبوت کانفرنس اخراجات کے لئے عنایت کئے۔

مہمانوں کو چھوڑنے کے لئے رائیونڈ گئے۔ واپسی پر رات ساڑھے بارہ بجے حادثہ میں جان جان آفریں کے سپرد کر کے ''ارجعی الی ربک راضیة مرضیة'' کا نمونہ ومصداق ہوگئے۔

اگلے دن جامعہ دارالقرآن میں ظہر کے بعد نماز جنازہ ہوا۔ جو فیصل آباد کے بڑے جنازوں میں سے بھی قابل رشک جنازہ تھا۔ جامعہ کی پوری چار دیواری میں صفیں ہی صفیں تھیں اور یہی حال صفوں کا باہر محلہ میں بھی تھا۔ اس دنیا میں مختصر وقت لے کر آئے۔ تھوڑے وقت میں بہت کچھ کما کر آخرت کے لئے ساتھ لے کر گئے۔ والد گرامی حضرت قاری محمد یٰسین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور جنازہ سے قبل فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں میرا قلب گواہ ہے کہ یہ جنازہ ان خوش نصیب جنازوں میں سے ہے جن کے جنازہ پڑھنے والوں کی بھی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیا کرتے ہیں۔

قاری محمد عثمان ؒ قابل رشک لائق تبریک عالم دین تھے۔ وہ کیا گئے کہ یادوں کی برأت چھوڑ گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کے درجات آخرت بلند سے بلندتر فرمائیں۔ آمین!

دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ناظم تبلیغ وشعبہ نشرواشاعت ورئیس دارالعلوم ضیاء القرآن رحیمی ٹاؤن سریاب کسٹم بی روڈ کوئٹہ مولانا عبدالرحیم رحیمی صاحب گزشتہ تین ماہ سے علیل ہیں۔ قارئین کرام سے حضرت رحیمی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

قادیانی کفر ... الامان والحفیظ

اسماء اللہ واسماء النبیﷺ کے مقابل لعین قادیان مرزا قادیانی کے ۹۹؍اسماء کی کہانی

مولانا اللہ وسایا

الحمد ﷲ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد!

برصغیر ہندوپاک میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے صف اوّل کے علمبرداروں میں ایک بڑا نام جناب پروفیسر محمد الیاس برنی (وفات:۱۹۵۹ء) کا بھی ہے۔ آپ نے ’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘ کتاب مرتب کی۔ جس کے طبع اوّل کے ۱۱۶صفحات تھے۔ یہ ایڈیشن ۱۹۳۳ء میں حیدرآباد سے شائع ہوا۔ پھرایڈیشن پرایڈیشن چھپتے رہے۔ مصنف مرحوم قادیانی کتب ورسائل سے جدید اقتباسات ہر جدید ایڈیشن میں شامل کرتے رہے۔ پانچ ایڈیشن حیدرآباد دکن سے شائع ہوئے۔ چھٹے ایڈیشن کے تعارف میں مصنف نے لکھا: ’’کتاب قادیانی مذہب کا ایڈیشن ششم شائع ہوگیا اور ایڈیشن پنجم کے مقابل اس میں جدید اقتباسات بعد اد کثیر اضافہ ہوئے۔ جس سے مباحث بہت واضح اور مستحکم ہوگئے۔ کتاب کا حجم بھی بڑھ گیا۔ بنابریں ایڈیشن ششم کا مقدمہ جو بجائے خود ایک مختصر مگر جامع تالیف ہے، علیحدہ شائع ہوا، اور خود کتاب بھی دوحصوں میں شائع ہورہی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ کتاب نے ایڈیشن ششم میں مستقل شکل اختیار کر لی اور آئندہ ایڈیشنوں میں مزید ردوبدل اور اضافوں کی ضرورت باقی نہیں۔ تالیف ہر طرح مکمل ہوگئی۔‘‘

مصنف کی یہ تحریر ۲۷؍اکتوبر ۱۹۵۰ء کی ہے۔ یہ چھٹا ایڈیشن مہتاب کمپنی ناشران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے شائع ہوا۔ ایڈیشن اوّل ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا۔ چھوٹے سائز (۲۰x۳۰/۱۶) کے ۱۱۶صفحات تھے۔ چھٹا ایڈیشن ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ اس کا حجم بڑے سائز کے (۲۳x۳۶/۸) ۹۴۴ صفحات تک جا پہنچا۔ اسی ایڈیشن کا عکس شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے ایڈیشن ہفتم شائع کیا۔ ایڈیشن ششم کے دوحصے تھے۔ لیکن ایڈیشن ششم کے دونوں حصے ایک ساتھ ایک جلد میں شائع ہوئے۔ البتہ ’’مقدمہ قادیانی مذہب‘‘ اور ’’قادیانی قول وفعل (حصہ اوّل، دوم)‘‘ علیحدہ دو کتابیں ردقادیانیت پر مصنف مرحوم نے تحریر کیں۔

’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘ جدید حوالہ جات کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر ملتان نے جون ۱۹۹۵ء میں ایڈیشن جدید شائع کیا۔ ’’مقدمہ قادیانی مذہب‘‘ اور ’’قادیانی قول وفعل‘‘ ہر دو حصص کو جدید حوالہ جات سے مجلس نے جولائی ۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔ یوں مصنف مرحوم کی جملہ ردقادیانیت پر چھوٹی بڑی کتب ورسائل کی تخریج کی مجلس نے سعادت حاصل کی۔ قادیانی مذہب کے ایڈیشن ششم کے

ص۲۲۹، ۲۳۰ (مطبوعہ مہتاب کمپنی، لاہور) فصل چہارم کے اقتباس نمبر ۴۱ پر مصنف نے سرخی قائم کی۔ ’’مرزا صاحب کے ننانوے نام‘‘ یہ ننانوے نام مرزا قادیانی ملعون قادیان کے سالے اور مرزا محمود قادیانی کے ماموں میر اسماعیل نے ’’حضرت مسیح موعود کے ۱۹۹ اسماء الحسنیٰ‘‘ کی سرخی قائم کر کے اس کے ذیل میں مرزا قادیانی کے ۹۹ نام درج کئے تھے۔ مصنف حیدرآباد دکن میں جبکہ کتاب کا ایڈیشن ششم لاہور سے شائع ہوا۔ اس پر حوالہ درج ہونے سے رہ گیا۔ حتیٰ کہ مجلس نے جو ایڈیشن شائع کیا اس میں بھی حوالہ نہیں ہے اور آج ۲۷؍مارچ ۲۰۱۸ء تک جتنے ایڈیشن شائع ہوئے ان میں فصل چہارم کے اقتباس نمبر ۴۱ کا حوالہ کتاب ’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘ میں نہیں ہے۔ اس سہو کا سب سے پہلے ادراک ہمارے مناظرین اسلام میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مرحوم کو ہوا۔ انہیں اور ہمارے حلقہ کے تمام مناظرین کو یقین تھا کہ حوالہ تو یقیناً ہے۔ البتہ درج ہونے سے رہ گیا۔ اس یقین کا باعث یہ بھی تھا کہ قادیانی طائفہ طاغیہ نے مذکورہ کتاب کے حوالہ کو چیلنج کرنے کی جرأت نہ کی تھی۔ حوالہ معلوم نہ ہونے کا مولانا عبدالرحیم اشعر مرحوم نے حل یہ نکالا کہ ملعون قادیان کے جو نام تذکرہ وغیرہ قادیانی کتب سے ملے وہ علیحدہ نوٹ بک پر درج کر لئے کہ کہیں قادیانی چیلنج کریں تو ان کی تھوتھنی وغیرہ بند کی جاسکے۔ مولانا مرحوم نے ایک دن فقیر سے یہ ساری سرگزشت بیان فرمائی تھی۔ اس دن سے فقیر راقم اس حوالہ کی تلاش کے لئے متحرک ہوا۔ خدا کا کرنا کہ ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ‘‘ جسے سرکار پاکستان نے شائع کیا تھا اس کے حوالہ جات کی تخریج کے دوران ستمبر ۲۰۱۳ء میں فقیر کو احمدیہ جنتری ۱۹۴۷ء کے ص۱۸، ۱۹ پر یہ حوالہ مل گیا۔ جس سے طبیعت میں فرحت وانبساط کی وہ کیفیت پیدا ہوئی کہ بس نہ پوچھئے۔ فقیر نے یہ حوالہ ڈائری پر نوٹ کر لیا۔ اب کچھ عرصہ ہوا تو پاکپتن وساہیوال کے مبلغ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے فرمایا کہ یہ حوالہ اصل ’’اخبار الفضل قادیان‘‘ کا ہے اور وہ اخبار مجلس کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس پر خوشی کا رنگ ڈھنگ دوبالا ہوگیا۔ الفضل کا یہ حوالہ بھی فقیر نے ڈائری پر درج کر لیا۔

گزشتہ دو دن سے گلہ خراب، چھاتی پر بلغم کے باعث نیم بخار کی کیفیت میں بستر پر تھا کہ ڈائری کے اس صفحہ پر نظر پڑ گئی تو سب بیماری گویا عنقاء ہوگئی۔ یہ تمام کہانی لکھ دی ہے۔ ان شاء اللہ العزیز! ۲۰۱۸ء کے آخر تک کتاب ’’قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘ کا جدید ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ اس میں یہ حوالہ درج کر دیا ہے۔ لیجئے! آپ تو قادیانیت کے ملعونانہ عقائد کے اس حوالہ کو ابھی پڑھیں۔ جس میں باری تعالیٰ کے ۹۹؍اسماء الحسنیٰ اور آنحضرت ﷺ کے ۹۹؍اسماء النبی ﷺ کی نہج پر ملعون قادیان کو لاکر اس کے لئے بھی معاذ اللہ قادیانی دجال اوّل کے سالے اور دجال ثانی کے ماموں نے ۹۹؍اسماء الحسنیٰ مقرر کر دیئے۔ خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قادیانی توہین کا یہ حوالہ ہے۔ جس پر امت نے فتویٰ وقانون کی رو سے

اس طائفہ طاغیہ کو غیر مسلم قرار دلوایا۔ سینے پر پتھر رکھ کر قادیانی کفریہ عقیدہ کو ملاحظہ کریں۔ جو یہ ہے:

''مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ۹۹/اسماء الحسنیٰ'' میر اسماعیل قادیانی نے یہ سرخی جما کر لکھا:

''کل بستر علالت پر لیٹے لیٹے خیال آیا کہ خدائے تعالیٰ کے ۹۹ نام احادیث میں آئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے بھی ۹۹ نام کتابوں میں موجود ہیں۔ اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کتنے الہامی نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے ہیں۔ میں نے وہ سب جمع کئے تو ۹۹ ہی بن گئے۔ ان ناموں میں بھی ایک علم ہے۔ اس لئے اسے احباب کے فائدہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) احمد۔ (۲) محمد۔ (۳) مہدی۔ (۴) یٰسین۔ (۵) رسول اللہ۔ (۶) مرسل۔ (۷) نبی اللہ۔ (۸) نذیر۔ (۹) مجدد وقت۔ (۱۰) محدث اللہ۔ (۱۱) گورنر جنرل۔ (۱۲) حکم۔ (۱۳) عدل۔ (۱۴) امام۔ (۱۵) امام مبارک۔ (۱۶) غلام احمد۔ (۱۷) مرزا غلام احمد قادیانی۔ (۱۸) مرزا۔ (۱۹) عیسیٰ۔ (۲۰) مسیح۔ (۲۱) مسیح موعود۔ (۲۲) مسیح اللہ۔ (۲۳) مسیح الزمان۔ (۲۴) الشیخ المسیح۔ (۲۵) مسیح ابن مریم۔ (۲۶) مسیح محمدی۔ (۲۷) روح اللہ۔ (۲۸) مریم۔ (۲۹) ابن مریم۔ (۳۰) آدم۔ (۳۱) نوح۔ (۳۲) ابراہیم۔ (۳۳) اسماعیل۔ (۳۴) یعقوب۔ (۳۵) یوسف۔ (۳۶) موسیٰ۔ (۳۷) ہارون۔ (۳۸) داؤد۔ (۳۹) سلیمان۔ (۴۰) یحییٰ۔ (۴۱) جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ (۴۲) عبداللہ۔ (۴۳) عبدالقادر۔ (۴۴) سلطان عبدالقادر۔ (۴۵) عبدالحکیم۔ (۴۶) عبدالرحمان۔ (۴۷) عبدالرافع۔ (۴۸) محمد مفلح۔ (۴۹) ذوالقرنین۔ (۵۰) سلمان۔ (۵۱) علی۔ (۵۲) منصور۔ (۵۳) حجۃ اللہ القادر۔ (۵۴) سلطان احمد مختار۔ (۵۵) حب اللہ۔ (۵۶) خلیل اللہ۔ (۵۷) اسد اللہ۔ (۵۸) شفیع اللہ۔ (۵۹) آریوں کا بادشاہ۔ (۶۰) کرشن۔ (۶۱) رودر گوپال۔ (۶۲) امین الملک جے سنگھ بہادر۔ (۶۳) برہمن اوتار۔ (۶۴) آواہن۔ (۶۵) مبارک۔ (۶۶) سلطان القلم۔ (۶۷) مسرور۔ (۶۸) النجم الثاقب۔ (۶۹) رحی الاسلام۔ (۷۰) حمی الاسلام۔ (۷۱) غالب۔ (۷۲) مبشر۔ (۷۳) خیر الانام۔ (۷۴) اسعد۔ (۷۵) شیر خدا۔ (۷۶) شاہد۔ (۷۷) خلیفۃ اللہ السلطان۔ (۷۸) نور۔ (۷۹) امین۔ (۸۰) رجل من فارس۔ (۸۱) سراج منیر۔ (۸۲) متوکل۔ (۸۳) اشجع الناس۔ (۸۴) ولی۔ (۸۵) قمر۔ (۸۶) شمس۔ (۸۷) اوّل المؤمنین۔ (۸۸) سلامتی کا شہزادہ۔ (۸۹) مقبول۔ (۹۰) مرد سلامت۔ (۹۱) الحق۔ (۹۲) ذوالبرکات۔ (۹۳) البدر۔ (۹۴) حجر اسود۔ (۹۵) مدینۃ العلم۔ (۹۶) طیب۔ (۹۷) مقبول الرحمان۔ (۹۸) کلمۃ الازل۔ (۹۹) غازی۔'' (مضمون میر اسماعیل قادیانی روزنامہ الفضل قادیان ج۲۵ نمبر۲۹۰ ص۴، مورخہ۱۴؍دسمبر۱۹۳۷ء، احمدیہ جنتری ۱۹۴۷ء ص۱۸،۱۹، مرتبہ محمد یامین تاجر مطبوعہ قادیان)

توفی سے متعلق قادیانی سوال اور اس کا جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قادیانی سوال

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے توفی کا مطلب جسمانی آسمان پر جانا ہے تو رسول پاک ﷺ کے لئے لفظ توفی (سورۃ یونس) کا یہ معنی کیوں نہیں؟۔

اجمالی جواب

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول پاک ﷺ کے لئے توفی کا مطلب موت ہے تو مرزا قادیانی نے ایک جگہ ''پوری نعمت دینا'' خزائن جلد ۱، صفحہ ۶۲۰، اور دوسری جگہ ''لعنتی اور ذلت کی موت سے بچانا'' خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۲۳ اور تیسری جگہ ''اتمام نعمت'' مکتوبات احمد جلد ۱، صفحہ ۵۸۲ معنی کیوں کئے؟۔

قرآن کریم میں ہر جگہ ''الناس'' کا مطلب لوگ لیکن مرزا قادیانی کے نزدیک صرف ایک آیت ''کنتم خیر امۃ اخرجت للناس'' میں ''الناس'' کا مطلب ''دجال'' کیوں کیا؟۔

قرآن میں ہر جگہ ''ضال، ضل، یضل'' کا مطلب گمراہ یا گمراہ ہونا ہے۔ لیکن صرف ایک جگہ سورۃ الضحیٰ میں ''ضالا'' کا مطلب ''تلاش میں سرگرداں'' (ترجمہ مرزا طاہر احمد) کیوں؟

جب ان تین باتوں کا جواب آئے گا تو ہم اپنے جواب کا اگلا حصہ پیش کریں گے کہ کہیں توفی کا مطلب روح مع جسم لینا اور کہیں موت کیوں ہے۔

تفصیلی جواب

قرآن سے تَوَفّی کے معنی: تَوَفّی کے لغوی معنی ''پورا پورا لینا'' ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران میں فرمایا گیا: ''و انما توفون اجورکم یوم القیامۃ'' (آل عمران:۱۸۵) ''اور تم اپنے اجر قیامت کے دن پورے پورے پالو گے''۔

''یوم تاتی کلّ نفس تجادل عن نفسھا و توفّی کلّ نفسٍ مّا عملت و ھم لا یظلمون'' (النحل:۱۱۱) ''جس دن ہر شخص اپنی ذات جھگڑنے کے لئے آئے گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔

اپنے ان لغوی معنی کے علاوہ بھی یہ لفظ قرآنی آیات میں دوسرے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

مثلاً:’’اللہ یتوفی الانفس حین موتہا و التی لم تموت فی منامہا ‘‘(الزمر:۴۲)’’اللہ روحوں کو قبض کر لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی ان کی سوتے وقت‘‘۔

اس آیت میں تَوَفّی بمعنی ’’قبض روح‘‘ استعمال ہوا ہے۔ لیکن اصطلاحاً یہ لفظ موت کے لئے بھی استعمال ہوا ہے، جیسا کہ سورۃ یونس میں فرمایا گیا:’’ولٰکن اعبد اللہ الّذی یتوفکم ‘‘(یونس:۱۰۴)’’بلکہ میں تو اس رب کی بندگی کرتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے‘‘۔

تو معلوم ہوا کہ ان کے لغوی معنی تو ’’پورا پورا لینا‘‘ ہیں، لیکن مجازاً یہ ’’قبض روح‘‘ اور اصطلاحاً ’’موت‘‘ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ لیکن ان کے حقیقی معنی موت کے نہیں۔ جیسا کہ قرآن کی آیت سے واضح ہے:’’والّتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃً منکم فان شھدوا فامسکوھنّ فی البیوت حتّٰی یتوفّٰھن الموت او یجعل اللہ لھنّ سبیلاً‘‘(النساء:۱۵) ’’اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان پر اپنے میں سے چار کی گواہی لاؤ اور اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھر میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا معاملہ پورا کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی سبیل نکال دے‘‘۔

ثابت ہوا کہ ’’موت‘‘ ان کے اصطلاحی معنی ہیں نہ کہ حقیقی۔ اگر یتوفّٰھن کے معنی موت ہوتے تو پھر اللہ تعالیٰ یہاں موت کا لفظ کبھی استعمال نہ فرماتا۔

سورۃ الزمر کی مذکورہ آیت میں یہ لفظ ’’قبض روح برائے موت‘‘ اور ’’قبض روح برائے نیند‘‘ دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اب یہ تمیز کیسے کی جائے گی کہ کس مقام پر تَوَفّی کے معنی موت ہیں اور کس مقام پر یہ نیند کے لئے ستعمال ہوا ہے۔ آیئے! قرآن کی آیات سے اسے سمجھیں۔

سورۃ زمر کی آیت میں تَوَفّی کا ’’فاعل‘‘ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی انسانوں کی روح قبض کرتا ہے۔ لیکن موت اور نیند کے لئے قبض کی جانے والی روحوں میں ایک واضح فرق ہے۔ اس فرق کو سمجھنے کے لئے ہم قرآن کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

توفی کے معنی

بہرحال پہلا وعدہ لفظ ’’توفی‘‘ سے فرمایا گیا ہے۔ اس کے حروف اصلیہ ’’وفا‘‘ ہیں۔ جس کے معنی ہیں پورا کرنا۔ چنانچہ استعمال عرب ہے وفی بعھدہ اپنا وعدہ پورا کیا۔(لسان العرب) باب تفعّل میں جانے کے بعد اس کے معنی ہیں:اخذ الشئ وافیاً (بیضاوی) یعنی کسی چیز کو پورا پورا لینا۔ توفی کا یہ مفہوم جنس کے درجہ میں ہے۔ جس کے تحت یہ تمام انواع آتی ہیں۔ موت، نیند اور رفع جسمانی۔

چنانچہ امام رازی ؒ فرماتے ہیں: ’’قولہ (انی متوفیک) یدل علی حصول التوفی وھو جنس تحتہ انواع بعضھا بالموت وبعضھا بالاصعاد الی السماء فلما قال بعدہ (ورافعک الیّ) کان ھذا تعیینا للنوع ولم یکن تکراراً ‘‘(تفسیر کبیر زیر آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک ص۲۷ ج۸)’’باری تعالیٰ کا ارشاد انی متوفیک صرف حصول توفی پر دلالت کرتا ہے اور وہ ایک جنس ہے۔ جس کے تحت کئی انواع ہیں۔ کوئی بالموت اور کوئی بالرفع الی السماء۔ پس جب باری تعالیٰ نے اس کے بعد ورافعک الیّ فرمایا تو اس نوع کو متعین کرتا ہوا۔(رفع الی السماء) نہ کہ تکرار۔‘‘

یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظ جنس کو بول کر اس کی خاص نوع مراد لینے کے لئے قرینہ حالیہ ومقالیہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ تو یہاں توفی بمعنی رفع جسمانی الی السماء لینے کے لئے ایک قرینہ یہ ہے کہ اس کے فوراً بعد’’ورافعک الیّ ‘‘فرمایا گیا۔ رفع کے معنی ہیں اوپر اٹھالینا۔ کیونکہ رفع، وضع وخفض کی ضد ہے۔ جس کے معنی نیچے رکھنا اور پست کرنا۔

دوسرا قرینہ’’ومطھرک من الذین کفروا‘‘ ہے۔ کیونکہ تطہیر کا مطلب یہی ہے کہ کفار (یہود) کے ناپاک ہاتھوں سے آپ کو صاف بچالوں گا۔

چنانچہ ابی جریج ؒ سے محدث ابن جریر ؒ نے نقل فرمایا ہے:’’عن ابی جریج قولہ (انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا) قال فرفعہ ایاہ الیہ توفیہ ایاہ وتطھیرہ من الذین کفروا ‘‘(تفسیر ابن جریر ج۳ ص۲۹۰)’’باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی متوفیک ! کی تفسیر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالینا ہی آپ کی توفی ہے اور یہی کفار سے ان کی تطہیر ہے۔‘‘

تیسرا قرینہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت مرفوعہ ہے۔ جس کو امام بیہقی ؒ نے نقل فرمایا ہے اور جس میں نزول من السماء کی تصریح ہے:

’’کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم‘‘ (کتاب الاسماء والصفات ص:۳۰۲)

اس لئے کہ نزول سے پہلے رفع کا ثبوت ضروری ہے۔ اسی طرح جب یہ لفظ موت کے معنی دے گا۔ تو قرینہ کی احتیاج ہوگی مثلاً:’’قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم ‘‘(الم سجدہ:۱۱)’’اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ تم کو قبض کرے گا۔ ملک الموت جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔(یعنی تم کو مارے گا)‘‘

اس میں ملک الموت قرینہ ہے۔ دیگر متعدد آیات میں بھی بربنائے قرائن توفی بمعنی موت آیا ہے۔ کیونکہ موت میں بھی توفی یعنی پوری پوری گرفت ہوتی ہے۔ ایسے ہی جہاں نیند کے معنی دے گا۔ تو بھی قرینہ کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً:’’وھو الذی یتوفکم باللیل ‘‘(انعام:۶۰)’’خدا ایسی ذات ہے کہ تم کو رات

کے وقت پورا لے لیتا ہے۔ یعنی سلا دیتا ہے۔"

یہاں دلیل اس بات کا قرینہ ہے کہ توفی سے مراد نوم ہے۔ کیونکہ وہ بھی توفی (پوری پوری گرفت) کی ایک نوع ہے۔ یہ تمام تفصیلات بلغاء کے استعمال کے مطابق ہیں۔ البتہ عام لوگ توفی کو اماتت اور قبض روح کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ کلیات ابوالبقاء میں ہے: "التوفی الاماتة وقبض الروح وعلیه استعمال العامة او الاستیفاء واخذ الحق وعلیه استعمال البلغاء" (کلیات ابوالبقاء:۹۲۱) یعنی عام لوگ تو توفی کو اماتت اور قبض روح کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور بلغاء پورا پورا وصول کرنے اور حق لے لینے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

بہرحال زیر بحث آیت کریمہ میں بربنائے قرائن توفی کے معنی قبض اور پورا پورا۔ یعنی جسم مع الروح کو اپنی تحویل میں لے لینے کے ہیں، اماتت کے نہیں ہیں۔ البتہ قبض روح بصورت نیند کے معنی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ قبض روح کی دو صورتیں ہیں۔ ایک مع الامساک اور دوسری مع الارسال۔ تو اس آیت میں توفی بقرینہ رافعك الیّ بمعنی نیند ہو سکتی ہے اور یہ ہمارے مدعا کے خلاف نہیں ہوگا۔ کیونکہ نیند اور رفع جسمی میں جمع ممکن ہے۔ چنانچہ مفسرین کی ایک جماعت نے اس کو اختیار کیا ہے: "(الثانی) المراد بالتوفی النوم ومنه قوله تعالیٰ اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها) فجعل النوم وفاة وکان عیسیٰ قد نام فرفعه اللّٰہ وهو نائم لئلا یلحقه خوف" (خازن ج۱ص۵۵۲)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰؍مارچ کو لاہور کی بادشاہی مسجد میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے سلسلہ میں ۱۰؍فروری سے ۱۰؍مارچ تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور میں رہے۔ جہاں مقامی جماعت نے یومیہ تین تین، چار چار پروگرام رکھے ہوئے تھے۔ جہاں مولانا موصوف نے لاہور مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری علیم الدین شاکر اور مبلغ مولانا عبدالنعیم کی رفاقت میں اجتماعات سے خطاب فرمایا اور اہالیان لاہور کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ لاہور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دو سو سے زائد اجتماعات منعقد کئے گئے۔ جن کی کچھ تفصیلات لولاک کے گزشتہ دو شماروں میں آچکی ہیں۔ اللہ پاک ان کانفرنسوں کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ خان پور میں خطاب

جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ کے سالانہ جلسہ میں ۱۸؍مارچ ظہر کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر خطاب کیا۔

دجال اور طواف بیت اللہ

مولانا محمد رضوان عزیز

امت محمدیہ کی دیگر خصوصیات میں سے یہ بھی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اسے ہمہ وقت جغرافیائی اور نظریاتی یلغاروں کا سامنا رہتا ہے۔ مگر نبی آخرالزمان ﷺ کی مبارک نسبت سے کبھی بھی اس امت نے کسی محاذ پر پسپائی اختیار نہیں کی۔ یہ نسبت ہی کا اعجاز ہے کہ جن حالات وواقعات سے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی مبارک جماعت صحابہ کرامؓ کا گزر تقریباً ایسے ہی ہوا، زمان ومکان کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ حالات امت پر عموماً آتے رہے۔ جنگ خندق سے واپسی پر آپ ﷺ نے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تھا کہ جبرائیل روح الامین حاضر خدمت ہوئے اور پوچھا: وَضَعْتَ السِّلَاحَ ؟ اے اللہ کے رسول کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا فَوَاللّٰہِ مَا وَضَعْتُہٗ واللہ میں نے ہتھیار نہیں اتارے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاَیْنَ قَالَ ھَاھُنَا وَاَوْمَا اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۶۸۲۶) آپ نے پوچھا کہ اب کس طرف پیش قدمی کا ارادہ ہے جبرائیل نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا۔

ایک جنگ سے فراغت کے بعد فوراً دوسری جنگ کا طبل بج جانا عموماً لشکریوں پر گراں گزرتا ہے مگر دربار رسالت کے پروانوں کے لئے تو دفاع دین متین میں گزرنے والی ہر صبح، صبح عید اور ہر شب، شب برات ہوتی ہے۔ برطانوی سامراج کی پیدا کردہ مفاداتی نبوت سے برسر پیکار علماء امت کی جہد مسلسل سے جب مرزائیت کے دن گنے گئے اور اس کا کفر چار دانگ عالم آشکارہ ہوگیا تو امید ہو چلی تھی کہ شاید امت پر اب کچھ لمحہ ہتھیار اتار کر راحت کرنے کا بھی آئے گا۔ لیکن: ’’لطف جن دم بدم قہر جن گاہ گاہ‘‘ کے مصداق دشمن نے پینترا بدلا اور دلائل کے محاذ اور پارلیمنٹ کی شکست کا بدلہ سوشل میڈیا کے ذریعے لینے کی منصوبہ بندی کی۔ انہی پرانے گھسے پٹے دلائل، باطل تاویلات، فاسد تحریفات کے ساتھ دشمن نے پھر امت مسلمہ کو للکارا۔ امت کے کانوں میں وہی صوت جبرائیلی گونجی، اَوَ قَدْ وَضَعْتُمُ السِّلَاحَ (مسند احمد ۲۴۹۹۴) کیا تم نے ہتھیار رکھ دیئے ہیں؟ امت کے اہل علم پھر صف آراء ہوئے اور علم وتحقیق کے میدان میں ایک نئی تاریخ رقم کردی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

مرزائیت چونکہ کسی علمی وتحقیقی طبقے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ شکوک وشبہات کی باسی کڑھی سے اٹھنے والی سرانڈ کو دلیل سمجھنے اور نئی نبوت کی اجڑی مانگ سنوارنے کا نام مرزائیت ہے۔ پرانے سوالات کی جگالی کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

آیئے! سلسلہ وار مرزائیت کی ادلہ قطعیہ کا ''بودا پن'' ملاحظہ کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مسیح دجال کو مسلمان ثابت کرنے اور اپنے حج نہ کرنے کا عذر تراشنے کے لئے کہتا ہے کہ: ''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا''
(ایام الصلح ص ۱۶۹، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۶)

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ احادیث اور دیگر نصوص کی فاسد تاویلات کرنے اور انہیں اپنے مذہب کے موافق بنانے میں ید طول رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی کے اسی بے سروپا بیان کو لے کر سوشل میڈیا پر دجال کے حج کرنے کی روایت کو تختہ مشق بنایا جارہا ہے اور آپ ﷺ کے خواب کی اپنی مرضی کی تعبیرات کرکے امت مرزائیہ دجال کی نجات کے لئے فکرمند ہے۔ کاش! یہ لوگ اتنی فکر اپنی آخرت کی کرلیتے تو اللہ سے امید تھی کہ انہیں راہ ہدایت نصیب فرمادیتے۔

صحیح بخاری میں حدیث مبارکہ ہے!

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَاَرَانِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْکَعْبَةِ فِی الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ کَاَحْسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اٰدَمِ الرِّجَالِ ..... ثُمَّ رَاَیْتُ رَجُلًا وَرَاءَهٗ........ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَلْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ (صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۴۴۰)

اس حدیث مبارکہ کی یہ شرح کرنا کہ دجال بھی مسلمان ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا کتاب و سنت کی نصوص اور امت مسلمہ کے اجماع سے ناواقفیت کی بناء پر ہے اس لئے ہم جمہور محدثین وفقہاء کی آراء کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ کیا دجال کا حرم شریف میں داخلہ مسلمان ہونے کی بناء پر ہوگا؟ جب کہ دیگر احادیث صحیحہ میں یہ صراحت موجود ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَایَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّةَ وَلَا مَدِیْنَةَ

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔
(مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۶۰۴۷ سنن کبریٰ للنسائی رقم ۴۲۴۳)

لہٰذا پہلے اس حدیث مبارکہ کی وضاحت ضروری ہے جس میں حالت خواب میں آپ ﷺ نے دجال کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا ہے اس کے بعد مرزائیت کی فہم حدیث کا جائزہ لیں گے۔

دجال کا بیت اللہ کا طواف کرنا آپ ﷺ نے حالت خواب میں دیکھا۔ اس حدیث کے ظاہر الفاظ بظاہر اس حدیث کے مخالف ہیں جس میں دجال کے مکہ اور مدینہ میں داخلے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ لیکن شراح حدیث نے اس حدیث مبارکہ کی مندرجہ ذیل تشریحات کی ہیں جن سے تمام غلط فہمیاں دم توڑ دیتی ہیں۔

۱...... جلیل القدر محدث احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی الشافعی ثم الحنفی متوفی

۸۹۳ھ اپنی کتاب ''اَلْکَوْثَرُ الْجَارِیْ اِلٰی رِیَاضِ اَحَادِیْثِ الْبُخَارِیْ'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے پیش نظر اگر یہ اعتراض ہو کہ دجال مکہ میں کیسے داخل ہوا۔ جبکہ اس کا داخلہ ممنوع ہے تو اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اَجَابَ بَعْضُهُمْ بِاَنَّ ذٰلِكَ زَمَنَ خُرُوْجِهٖ وَ دَعْوَاهُ لَا لُوْهِيَةِ وَاَيْضًا لَفْظُ الْحَدِيْثِ ''لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ'' فَلَا يُنَافِيْ دُخُوْلَهٗ فِي الزَّمَنِ الْمَاضِيْ

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ دجال کا مکہ میں دخول اس کے زمانہ خروج اور دعویٰ اُلوہیت کے ایام میں ممنوع ہے اور حدیث کا لفظ ''لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ' دجال کے زمانہ ماضی میں داخل ہونے کو شامل نہیں ہے۔

نیز فرمایا: وَذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا رِوَايَةُ الْمَنَامِ فَرُؤْيَا مِثَالُهٗ لَا نَفْسُهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ رَاٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَنَحْنُ نَقْطَعُ بِاَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَوْمِ رُفِعَ لَمْ يَنْزِلْ اِلَى الْاَرْضِ یعنی کہ یہ واقعہ خواب میں دیکھنے کا ہے نہ کہ حقیقتاً دیکھنے کا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا باوجود اس کے کہ ہمارا قطعی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے رفع الی السماء سے لے کر آج تک زمین پر نہیں اترے۔

لہٰذا اس خواب کی مناسب تاویل کی جائے گی بالکل ایسے جیسے ابوجہل کو آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور اُس کی تعبیر یہ تھی کہ ان کا بیٹا اسلام لائے گا سو حضرت عکرمہ اسلام لائے ابوجہل والے خواب کو عبدالغنی بن اسماعیل النارلسی نے اپنی کتاب **تعطیر الانام فی تعبیر المنام** کے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔ (الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری ج ۶ ص ۳۱۷)

۲...... ابوعبداللہ محمد بن عبدالدائم شمس الدین البرماوی الشافعی ؒ فرماتے ہیں: وَمَنْعُ الدَّجَّالِ مِنْ دُخُوْلِ مَكَّةَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ حَالِ خُرُوْجِهٖ وَ فِتْنَتِهٖ وَدَعْوَاهُ الْبَاطِلَةِ فَلَا يُعَارِضُ ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ الْمَنْعِ (لامع الصبیح شرح الجامع الصحیح ج ۱۰ ص ۲۹)

یعنی دجال کا مکہ میں دخول جو ممنوع ہے وہ اس کے زمانہ خروج اور فتنہ اور دعاوی باطلہ کے زمانے کا دخول ممنوع ہے۔ لہٰذا یہ ان احادیث کے معارض نہیں ہے جن میں کسی گذشتہ زمانے یا خواب کی خبر دی گئی ہے۔

۳...... ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن حسین بدرالدین العینی الحنفی ؒ فرماتے ہیں: اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ عَلٰى سَبِيْلِ الْغَلَبَةِ وَعِنْدَ ظُهُوْرِ شَوْكَتِهٖ وَزَمَانَ خُرُوْجِهٖ اَوِ الْمُرَادُ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ بَعْدَ هٰذِهِ الرُّؤْيَاءِ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۲۲ ص ۵۲)

یعنی دجال مکہ میں غالب ہونے کی صورت میں اور اپنی شان وشوکت اور خروج کے زمانے میں داخل نہیں ہوگا۔ یا اس حدیث سے مراد ہے کہ اس خواب کے بعد داخل نہیں ہو پائے گا۔

۴...... محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اپنے فتویٰ میں ارشاد فرمایا: اَلْمُمْتَنِعُ اِنَّمَا هُوَ دُخُوْلُهٗ فِی الْيَقْظَةِ فَإِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ وَاَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةِ تَخْتَلِفُ فِی الْيَقْظَةِ وَ فِی الْمَنَامِ

یعنی دجال کا جو دخول بیت اللہ میں منع ہے وہ حالت بیداری میں ہے کہ بیدار ہونے کی حالت میں وہ بیت اللہ میں داخل نہیں ہوسکتا اس لئے کہ احکام شرع بیداری اور نیند دونوں حالتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔

یہ تھیں چند امثلہ فہم امت کی جنہوں نے حدیث کو اس کے محل میں رکھتے ہوئے ایسی احسن تعبیر کی کہ کوئی اعتراض باقی نہ رہا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی نے پوری امت مسلمہ سے جداگانہ موقف اختیار کیا اور دجال کو مشرف باسلام کر کے بیت اللہ کا طواف کروانے چل نکلا۔

عجیب لطیفہ...... غزوہ حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سفیر کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں گئے تو مشرکین مکہ نے مہمانی کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا کہ اے عثمان اگر تم بیت اللہ کا طواف کرنا چاہو تو کرلو۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے عشق رسول سے سرشار ہوکر جواب دیا: مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۸۹۱۰، سنن کبریٰ للبیہقی رقم ۱۸۸۰۸) میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اس گھر کا طواف نہیں کر لیتے اور اُدھر اُمت مرزائیہ کے پیشوا ہیں جو حُبِ دجال میں کہہ رہے ہیں: ''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی بیت اللہ کا طواف کرے گا۔'' (ایام صلح ص ۱۶۸، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۶)

اک آسانی...... اک مشکل

☆...... دوسروں میں غلطیاں ڈھونڈ لینا تو بہت آسان ہے۔ لیکن مشکل ہے تو اپنی خامیوں کو پہچاننا۔

☆...... اس دل کو زخم پہنچانا جو آپ کی چاہت سے بھرا ہے بہت آسان اور سادہ ہے۔ لیکن مشکل ہے تو اپنے دیئے ہوئے زخموں پر مرہم رکھنا۔

☆...... دنیا کے لئے اصول وقاعدے بنا دینا تو بہت آسان ہے۔ لیکن مشکل ہے تو خود انہی اصولوں پر چل کر دکھانا۔

☆...... ہر رات سہانے سپنے دیکھنا تو آسان مشغلہ ہے۔ لیکن کسی ایک سپنے کے لئے جدوجہد کرنا بہت بھاری ہے۔

☆...... کسی سے محبت کا دعویٰ کر لینا تو آسان ہے۔ لیکن اس محبت کا ہر عمل سے اظہار کرنا مشکل ہے۔

☆...... غلطیاں کر گزرنا آسان ہے۔ لیکن مشکل ہے تو اپنی کی ہوئی غلطیوں سے سبق سیکھنا۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ

محترم چیئرمین صاحب! یہ بحث جس سلسلہ میں چل رہی ہے۔ آج تک اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین بمعنی آخری نبی میں کوئی اشتباہ کبھی نہیں رہا۔ امت مسلمہ اس مسئلہ کو یقینی طور سے ہمیشہ ہمیشہ سے جانتی ہے۔ لیکن یہاں چند دنوں تک مرزائیوں نے جو اپنے محضرات اور اپنے مضامین پیش کئے۔ ان میں اور جرح کے دوران بار بار یہ بات آئی کہ مرزا صاحب پر وحی ہوتی تھی اور پھر اس کے بعد یہ بھی کہتے تھے کہ وہ نبی تھے۔ رسول بھی تھے۔ لیکن امتی نبی تھے۔ اس قسم کی باتیں آتی رہیں۔ اس سلسلہ میں چند موضوعات پر گفتگو کروں گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ وحی کا لفظ قرآن کریم میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ وحی کے اصل معنی عربی زبان میں خفیہ اشارہ کے ہوتے ہیں۔ پوشیدہ اشارہ کے ہوتے ہیں اور اس اعتبار سے یہ لفظ عربی زبان کے اعتبار سے قرآن مجید میں اس معنی میں مستعمل ہے۔ اشارے کے معنی میں، جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ انہوں نے باہر نکل کر اپنی قوم سے یہ کہا: ”فخرج علیٰ قومه من المحراب فاوحیٰ الیهم ان سبحوا بکرۃ وعشیا (مریم:۱۱)“

کہ تم صبح شام تسبیح الٰہی کرو۔ یہ اشارہ کیا انہوں نے۔ اس طریقے سے سورۂ مریم میں ہے۔ ”فاوحیٰ الیهم ان سبحوا بکرۃ وعشیا (مریم:۱۱)“ کہ انہوں نے اشارہ کیا۔

کبھی کبھی وحی کا لفظ بمعنی دل میں القاء کے بھی آتا ہے۔ جیسے کہ ”واوحینا الیٰ ام موسیٰ (قصص:۷)“ کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف ہم نے وحی کی۔ حالانکہ خود قرآن حکیم میں یہ بتا چکے ہیں کہ کوئی عورت جو ہے، وہ نبی نہیں ہوسکتی۔ یہ قرآن مجید ہی نے بتایا۔ باوجود اس کے اس کا تذکرہ کیا۔ اسی طریقے سے وحی کے معنی کسی چیز کے دل میں کسی چیز کو ڈال دینا ہے۔ جیسا کہ ”واوحیٰ ربک الی النحل (نحل:۶۸)“

شہد کی مکھی کو اللہ نے وحی کی۔ بلکہ آسمان وزمین کے اوپر بھی وحی الٰہی کا تذکرہ ہے۔ لیکن تمام چیزیں لغوی معنوں کے اعتبار سے وحی کہلاتی ہیں۔

جہاں تک وحی نبوت اور رسالت کا تعلق ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو اس کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ ”اللہ اعلم حیث یجعل رسالته (الانعام:۱۲۴)“

اللہ ہی جانتا ہے وہ کس کو رسول بناتا ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی جیسے کہ نوح علیہ السلام اور ان نبیوں کی طرف وحی بھیجی جو ان کے بعد ہیں۔

اسی طریقے سے قرآن کریم میں فرمایا گیا مسلمانوں کے لئے: ”یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (البقرہ)“ کہ مسلمان وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس پر۔ جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس پر جو پہلے نازل کیا گیا۔

معلوم یہ ہوا کہ اللہ کے حبیب محمد ﷺ کے بعد اب وحی کے نزول کا کوئی سلسلہ نہیں اور اس چیز کو قرآن کریم کی بے شمار آیات نے بتایا ہے۔ جیسے کہ پہلے کتاب میں لکھ کر دیا جا چکا ہے۔ بہت سی آیتیں ہیں جو اس موضوع کو بیان کرتی ہیں۔ تو اس لئے وحی نبوت ہے گویا وہ صرف نبی کو آ سکتی ہے۔ غیر نبی کو نہیں آ سکتی۔ البتہ علماء کرام نے یہ بتایا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ چونکہ پہلے نبی ہو چکے ہیں۔ سارے مسلمان اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ نبوت کبھی منسوخ نہیں ہوتی۔ وہ دنیا میں جب تشریف لائیں گے، آسمان سے جب اتریں گے تو ان کی نبوت منسوخ نہیں ہوگی۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں آنے کے وقت وہ نبی غیر تشریعی ہوں گے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ جو عمل کریں گے۔ وہ شریعت محمد ﷺ پر عمل کریں گے۔ جیسے کہ دوسری حدیث میں فرمایا: ”اگر موسیٰ زندہ ہوتے “

”لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی (الحدیث)“

ان کو سوا میری اتباع کرنے کے کوئی چارہ نہیں تھا۔ تو یہ معنی علماء لیتے ہیں غیر تشریعی نبی کا۔ تو یہ نہیں کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں غیر تشریعی۔ یہ مرزا قادیانی اور مرزا قادیانی کو نبی ماننے والوں کا ایک دھوکہ ہے۔ اب بھی مسلمان اس بات کے قائل نہیں ہو سکے اور نہ ہو سکتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کسی کو دی جائے۔

مخدوم پور میں خطبہ جمعۃ المبارک

مخدوم پور پہوڑاں جامع مسجد زکریا مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید خورشید احمد شاہ رحمہ اللہ عبدالحکیم کا مرکز رہی ہے۔

مولانا مرحوم کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا سید معاویہ شاہ امجد اس کے خطیب و مہتمم ہیں۔ ان کے حکم سے ۱۶ر مارچ کا جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد زکریا مخدوم پور میں پڑھایا۔

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

اورنگزیب اعوان

عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور تردید منکرین ختم نبوت کے حوالہ سے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ اور مولانا سید منظور شاہ حجازیؒ کی خطابت اپنی مثال آپ تھی۔ ماضی قریب میں مولانا صاحبزادہ طارق محمودؒ کی خطابت سن کر آغا شورش کاشمیریؒ کی یاد تازہ ہوجایا کرتی تھی۔ ایسے جذبے، ولولے، جھجھے اور طنطنے کی خطابت تو اب قصۂ پارینہ بن چکی۔ اب تو ہر کوئی ثانی ابوالکلام آزادؒ اور ثانی شورش کاشمیریؒ بننے کے خواب دیکھتا ہے۔ نفسا نفسی، ہٹ دھرمی، خودنمائی اور ریاکاری کے اس دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں، استاذ محترم حضرت مولانا اللہ وسایا کی خطابت غنیمت ہے جسے سن کر مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا تاج محمودؒ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے:

زندگی جن کے تصور سے جلا پاتی تھی ہائے کیا لوگ تھے جو دام اجل میں آئے

اسی کی دھائی میں جن لوگوں نے استاذ محترم کی خطابت کو سنا وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ آپ نے بڑے بڑے نامور خطباء کی موجودگی میں ایک نیا طرز خطابت متعارف کرایا، منوایا اور اپنا حلقہ بنایا۔

مت سہل ہمیں جانو، پھرتا ہے فلک برسوں تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

مولانا اللہ وسایا نے جتنا عرصہ چناب نگر (ربوہ) میں خطابت کی وہ آپ کی خطابت کے عروج کا دور تھا۔ استاذ محترم ہر خطبۂ جمعہ کی بھرپور تیاری کرتے اور قادیانیوں کو للکارتے۔ ان کے چھکے چھڑاتے اور ان کے سینے پر مونگ دلتے۔ اس زمانہ کی تقاریر میں قرآن وحدیث کے حوالہ جات ہوتے، تاریخی معلومات ہوتیں، قادیانیوں کی کتابوں اور رسائل کا احتساب ہوتا۔ غرضیکہ ایسی یادگار اور دلائل و براہین کی شہکار تقاریر شاید ہی چناب نگر کے درودیوار نے دوبارہ سنی ہوں۔

استاذ محترم کے خاص طرز خطابت نے انہیں پورے ملک میں متعارف کرایا۔ آپ کی خطابت جرأت و بہادری اور دلائل و براہین سے لبریز ہوتی تھی۔ جہاں جاتے لوگ دیدہ و دل فرش راہ کرتے۔ بسوں، ویگنوں اور ٹرین میں آپ کے سفر ہوتے۔ کئی دفعہ گھنٹوں کا سفر بس میں کھڑے ہوکر کرتے۔ کپڑوں کا تھیلا اور لٹریچر کا بیگ ہمراہ ہوتا۔ احقر نے کئی دفعہ انہیں سائیکل پہ سفر کرتے دیکھا۔ مسلم کالونی چناب نگر سے ریلوے اسٹیشن تک اکثر سائیکل پہ جاتے اور جامع مسجد محمدیہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔

احقر نے پورے ملک میں بلا مبالغہ آپ کی بیسیوں تقریریں، قدموں میں بیٹھ کر سنی ہیں۔ عرصہ سے خواہش تھی کہ آپ کے خطبات مرتب ہوکر شائع ہو جائیں۔ کئی بیانات کی کیسٹیں سنبھال کر رکھیں۔ مگر حالات ہی نہ سدھرے کہ یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر ہوتا:

دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

۱۹۸۲ء کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جسے سن کر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو دل کا دورہ پڑا تھا اور وہ وہیں جان کی بازی ہار گیا...... کے حصول کے لئے اس زمانہ کے اسلام آباد میں مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری مرحوم سے استدعا کی تھی۔ انہوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے راولپنڈی کے عبدالحقؒ سے رابطہ کیا اور اس تقریر کی کیسٹ حاصل کی۔ اسی کیسٹ میں مولانا عبدالشکور دین پوریؒ کی بھی تقریر تھی۔ کیسٹ تو مل گئی مگر ٹیپ ریکارڈ خراب ہوگیا۔ کئی ماہ بعد ایبٹ آباد کے نامور مجاہد ختم نبوت جناب ساجد اعوان سے استدعا کی تو انہوں نے یہ تقریر قلم بند فرمائی۔ اسی تقریر کو کافی عرصہ بعد ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کے گرامی قدر رفقاء کرام نے ”حقائق بولتے ہیں“ کے عنوان سے پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا۔

آج سے دو سال قبل لولاک میں اشتہار شائع ہوا تھا کہ مولانا اللہ وسایا کے خطبات مرتب کئے جارہے ہیں جن احباب کے پاس مولانا کی تقاریر ہوں وہ دفتر مرکزیہ کو بھیج دیں۔ احقر کے لئے یہ ایک بہت بڑی خوشخبری تھی۔ فوراً صاحبزادہ حافظ محمد انس سے رابطہ کیا۔ مبارک باد پیش کی اور چند تقاریر کی کیسٹیں انہیں روانہ کردیں۔ برابر رابطہ رہا۔ تقاریر مرتب ہوگئیں۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کو کراچی تحقیق وتخریج کے لئے بھجوادی گئیں۔ ۲۴؍نومبر ۲۰۱۷ء کو ماہنامہ لولاک موصول ہوا۔ پہلے ہی صفحہ پر اشتہار تھا ”خطبات شاہین ختم نبوت“ کا۔ لولاک ہی کے صفحہ ۴۸ سے معلوم ہوا کہ خطبات تو چناب نگر کانفرنس کے موقعہ پر شائع ہو چکے تھے۔ یہ انکشاف پڑھ کر اپنی محرومی پہ افسوس بھی ہوا کہ مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں اور خوشی خطبات کی اشاعت کی ہوئی کہ میرے حضرت کے خطبات آخر شائع ہو ہی گئے۔ انگ انگ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ایسی خوشی کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا مجھ ناچیز کے لئے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

کتاب کے مرتب مولانا محمد بلال کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں۔ میری دیرینہ تمنا آج پوری ہوگئی۔ میں ناچیز جو کام ۲۵ برس میں نہ کرسکا، مولانا محمد بلال نے دو برس میں مکمل کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد بلال کو دنیا وآخرت کی خوشیاں، کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب فرمائیں۔ آمین!

۴۵۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مولانا اللہ وسایا کی انیس (۱۹) تقاریر پر مشتمل ہے۔

۱...... سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ ۲...... حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ ۳...... کمالات اسم محمد ﷺ۔ ۴...... حیات ونزول مسیح علیہ السلام پر اعتراضات کے جوابات۔ ۵...... امام الانبیاء ﷺ کی فضیلتیں۔ ۶...... ظہور امام مہدی علیہ

الرضوان۔ ۷...... ختم نبوت کی اہمیت۔ ۸...... تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء۔ ۹...... تحفظ ناموس رسالت۔ ۱۰...... تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء۔ ۱۱...... مقام نبوت۔ ۱۲...... تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء۔ ۱۳...... آیت خاتم النبیین کی تفسیر۔ ۱۴...... حقائق بولتے ہیں۔ ۱۵...... عظمت صحابہ واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ۱۶...... قادیانیت کا زوال۔ ۱۷...... مرزائیت کا تعاقب۔ ۱۸...... علماء دیوبند کی قربانیاں۔ ۱۹...... تحفظ ختم نبوت۔

خطبات شاہین ختم نبوت کے آغاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''صاحب خطبات کا مختصر تعارف'' کے عنوان سے خوبصورت تحریر لکھی ہے۔ انہوں نے استاذ محترم کے انداز گفتگو سے متعلق بہت شاندار جملے لکھے ہیں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے تقریظ لکھی اور کیا خوب لکھی۔ آپ لکھتے ہیں: ''مولانا بذات خود ایک انجمن، ایک ادارہ اور ایک اکیڈمی ہیں۔ ہم مردوں کو ماننے والی قوم ہیں۔ زندوں کی قدر نہیں کرتے۔ مولانا ہم میں موجود ہیں۔ نابغۂ روزگار ہیں۔ ہمیں ان سے سیکھنا چاہئے۔ مولانا کے چلے جانے کے بعد تعریفوں کے پل باندھنے سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔''

(ملاحظہ ہو: خطبات شاہین ختم نبوت ص ۳۱)

صاحبزادہ عزیز احمد نے مزید لکھا: ''آنے والے کل میں مولانا اللہ وسایا کا علمی اور تحریکی کام دیکھ کر لوگوں کی عقلیں دنگ رہ جائیں گی۔'' (ملاحظہ ہو: خطبات شاہین ختم نبوت ص ۳۱)

استاذ محترم کی عظمت اور روحانی مقام ومرتبہ کو جاننے کے لئے اسی تقریر کے یہ الہامی جملے ملاحظہ ہوں: ''میں قدرت کی طرف سے تمہیں وارننگ دینے کے لئے آیا ہوں۔ میں عرش الٰہی پہ لکھا ہوا دیکھ رہا ہوں کہ رب کعبہ کی قسم! اب تمہاری موت کے دن قریب آچکے ہیں۔'' (خطبات شاہین: ص ۲۰۲)

استاذ محترم مولانا اللہ وسایا کی اس باطل شکن، الہامی تقریر کے دوران ہی مرزا ناصر احمد کو دل کا دورہ پڑا اور اگلے دن وہ جان کی بازی ہار کر واصل جہنم ہوگیا۔ مولانا موصوف کے خطبات کا یہ وقیع مجموعہ ہر مجاہد ختم نبوت کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے۔ ہر پروانہ ختم نبوت کے سرہانے ہونا چاہئے اور ہر لائبریری کی زینت بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد بلال کو مزید توفیق عطاء فرمائیں کہ وہ حضرت کے باقی خطبات کو بھی مرتب کریں۔

کراچی کے مولانا اعجاز مصطفیٰ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور باقی کتابوں کے حوالہ جات کی تخریج کی۔ یہ کام خاصا جانگسل اور محنت طلب ہوتا ہے اور مولانا اعجاز مصطفیٰ نے یقیناً بہت بڑی محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

ختم نبوت کورسز بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر

محمد عادل خورشید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حالات کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کررہی ہے اور ہر ممکن طریقہ سے مرزائیوں کو پھلنے اور پھولنے سے روکنے میں اپنا کردار ادا کررہی ہے۔ جب وقت کا تقاضا تھا کہ روڈ پر نکل کر جان کا نذرانہ پیش کیا جائے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے لاہور مال روڈ پر ۱۰ ہزار جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جب پارلیمنٹ میں بحث چلی تو اس میں بھی عالمی مجلس نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ وقت چلتا رہا اور عالمی مجلس کے اکابرین وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ کام کرتے رہے۔ مرزائیوں نے سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر گمراہیوں کو پھیلانا شروع کیا تو عالمی مجلس نے اس میدان میں بھی اس کا راستہ روکا۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مختلف لٹریچر اور ماہانامہ لولاک اور ہفت روزہ ختم نبوت پورے ملک میں پہنچایا۔

انٹرنیٹ سے وابستہ افراد تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے www.amtkn.com اور لیپ ٹاپ وکمپیوٹر کے لئے ’’مکتبہ ختم نبوت‘‘، موبائلز کے لئے ’’قادیانی شبہات کے جوابات‘‘ اور ’’آئینہ قادیانیت‘‘ کی سرچ ایبل ایپلی کیشن تیار کی گئی۔ لیکن بہت بڑا طبقہ ایسا تھا جو ان ذرائع سے مستفید نہیں ہوسکتا تھا ان تک ختم نبوت کا پیغام پہنچانے کے لئے جہاں پر مختلف اوقات میں ملک بھر میں شمع ختم نبوت کے پروانے ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کرتے ہیں وہیں اس کام کو منفرد اور دلچسپ انداز میں عوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے استاذ محترم مولانا محمد رضوان عزیز مسئول شعبہ تخصص فی علوم ختم النبوۃ چناب نگر نے ایک کورس ترتیب دیا جو بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر پڑھایا جاتا ہے۔

اس کورس کی افادیت کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی زیر نگرانی اس کورس کو جنوری ۲۰۱۸ء سے مسجد وار شروع کیا گیا۔ پشاور ٹاؤن ون سے اس کی ابتداء ہوئی اور ہر یونین کونسل میں کم از کم دو مساجد میں اس کورس کی ترتیب بنائی گئی۔ جس میں اس یونین کونسل کی باقی مساجد کے احباب کو بھی مدعو کیا جاتا۔ یہ کورس مساجد کے ساتھ ساتھ مدارس، سکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء میں بھی کروائے گئے۔ کورس کا دورانیہ اوسطا ایک گھنٹہ رہا اور اوسطا شرکا کی تعداد ۱۵۰ رہی۔ جبکہ بعض کورسز ایسے بھی تھے جن میں شرکاء کی تعداد تقریبا ۵۰۰ بھی رہی اور اب تک الحمدللہ ۱۰۰ کورسز مکمل ہوچکے ہیں۔ پشاور کے اندر یوسی ایک تا تین، ریگی، تہکال، پلوسی، ادیزئی، بازید خیل، گھڑی عطاء محمد، غریب آباد، نوتھیہ، مسکین آباد، سفید ڈھیری، مریم زئی، اضاخیل، زنگلی، تتی، شریکیرہ اور اس کے علاوہ بھی نوشہرہ اور ان کے گردونواح میں قاری محمد اسلم مدظلہ کی زیر نگرانی ضلع بھر میں کورسز ہوئے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ الحمدللہ!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

فیضان حقانی: رشحات قلم: مولانا محمود الرشید حدوٹی: صفحات: ۱۸۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ: ملنے کا پتا: ادارہ آب حیات غوث گارڈن ٹو، جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ۔

عرصہ دراز سے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا محمود الرشید حدوٹی کی تحریری خدمات کا وسیع دائرہ، علم وادب سے غیر معمولی مناسبت کا وہ آئینہ دار رہا ہے، جو تحریری مہارت کے تمام پہلوؤں کو اپنی لپیٹ میں لئے نظر آتا ہے۔ زیر نظر کتاب بالخصوص مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی تصانیف اور بالعموم القاسم اکیڈمی کی شائع کردہ کتب پر ان تبصروں کا مجموعہ ہے، جو تبصرے گزشتہ سترہ بہاروں سے مولانا محمود الرشید حدوٹی کی نوک قلم سے آراستہ ہو کر ماہ نامہ آب حیات لاہور اور ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور کی زینت بنے۔ کتاب کا اکثر حصہ تو انہیں تبصروں پر مشتمل ہے جن کا ابھی ذکر کیا۔ علاوہ ازیں اس کے برعکس آخر میں ''حقانی تبصرے'' کے نام سے کچھ ایسی کتب پر تبصرے بھی موجود ہیں جو حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے مولانا محمود الرشید کی کتب پر تحریر فرمائے۔ اردو ادب کے حوالہ سے نفع بخش تریاق ہے۔

تجلیات قرآن: مولف: مولانا منیر احمد معاویہ: صفحات: ۲۸۸: قیمت: درج نہیں: ناشر: جامعہ عثمانیہ اڈہ تلونڈی ضلع قصور: ملنے کا پتا: ادارہ تالیفات ختم نبوت لاہور، رابطہ 03006588153

سلسلہ نبوت کی آخری کڑی فخر موجودات، تخلیق وجہ کائنات، جناب خاتم النبیین ﷺ ہیں، ادیان حقہ میں آخری دین، دین اسلام ہے، ایسے ہی کتب سماوی میں آخری کتاب قرآن مجید، فرقان حمید ہے۔ جسے حقیقی طور پر کلام اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ قرآن مجید کی اہمیت وعظمت کے پہچاننے کے لئے جناب نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہی کافی ہے کہ: ''خیر کم من تعلم القرآن و علمه'' ﴿تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے﴾

قرآن مجید ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے لئے راہ ہدایت ہے۔ اسی لئے ارشاد ربانی ہے: ''هدی للمتقین'' کہ قرآن مجید اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

زیر نظر کتاب کو خطیبانہ طرز پر ترتیب دیا گیا ہے۔ کتاب کی انقلاب قرآن، برکت قرآن، اعجاز قرآن، تلاوت قرآن، عظمت قرآن، قرآن اور صاحب قرآن کے عنوانات سے ابواب بندی کی گئی ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق (۲۰۰) دوسو جھوٹ: مولف: مفتی مبشر رضا قادری:

صفحات:۱۱۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: ختم نبوت فورم: رابطہ نمبر03247448814

اللہ رب العزت نے انسانوں کی رشد و ہدایت اور تربیت و اصلاح کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ جو اخلاق و کراد کے اعتبار سے سب سے افضل جماعت ہے۔ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سب سے آخر میں امام النّبیین، خاتم المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اچھے اخلاق کی تربیت کو اپنی زندگی کا اہم مشن قرار دیتے ہوئے فرمایا: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ’’کہ مجھے سب سے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اخلاق میں سب سے بڑی خوبی سچ بولنا ہے اور سب سے بری عادت جھوٹ بولنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خاتم النّبیین ﷺ کو نبوت و رسالت کے منصب پر فائز کیا گیا تو آپ نے فاران کی چوٹی پر کھڑے ہوکر اپنا کردار پیش کیا اور فرمایا: ’’ھل وجدتمونی صادقا او کاذبا ‘‘ ﴿تم لوگوں نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا؟﴾ تو اہل مکہ نے کہا: ’’ما وجدنا فیك الا صدقا وعدلا ‘‘ ﴿کہ ہم نے آپ کی زندگی میں سچ کے سوا کچھ پایا ہی نہیں۔﴾

الغرض چودہ سو سال کے بعد برصغیر پاک و ہند میں ایک انگریز کا خود کاشتہ پودا رونماں ہوا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ: ’’انبیاء گرچہ بودہ اند بسے، من بعرفاں نہ کمترم زکسے‘‘ ﴿اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، لیکن میں علم و عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں﴾ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸، ۴۷۷) پھر خزائن کی اسی جلد میں خود محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہوئے لکھتا ہے کہ: ’’محمد رسول اللہ و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ، ص۶، خزائن ج۱۸، ۲۰۷)

مرزا قادیانی جو خود نبوت کے مقدس منصب پر فائز ہونے کی ناپاک جسارت کررہا ہے۔ اس کے کردار کا یہ عالم ہے کہ خود قادیانی لٹریچر اسے زانی لکھتا ہے۔ اس کے اخلاق رذیلہ کے نمونہ کے لئے اتنا جان لینا کافی ہے کہ زندگی میں شاید ہی کبھی اس نے سچ بولا ہو۔ جھوٹ بولنا تو جیسے مرزا قادیانی کے فرائض میں شامل تھا۔ اسی کے نمونہ کے طور پر زیر تبصرہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ جس میں جھوٹ کی اصطلاحات، قرآن وحدیث میں جھوٹ کی مذمت، اس کے مفاسد، معاشرے پر جھوٹ کے اثرات اور جھوٹ کے مباح اور حرام کو ذکر کرنے کے بعد مرزا قادیانی کے (۲۰۰) دوسو جھوٹ مع عکس جمع کردیئے گئے ہیں۔ جوکہ مرزا قادیانی کے اخلاق و کردار کے آئینہ دار ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس مرکزی دفتر ملتان میں بروز اتوار و سوموار ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں پورے ملک میں کانفرنسیں اور اجتماعات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حنیف سیال کنری، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد عابد کمال پشاور، مولانا خبیب احمد ٹوبہ، مولانا غازی عبدالرشید فیصل آباد، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد مظفر گڑھ، مولانا محمد حمزہ لقمان ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد امجد علی سرگودھا، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤ الدین، مولانا مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا محمد اویس کوئٹہ سمیت کئی ایک مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کورس کے انتظامات پر غور وخوض کیا گیا۔ کورس کے انتظامات کے لئے مولانا اللہ وسایا کی نگرانی میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا خبیب احمد، مولانا محمد اقبال میلسوی، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین اور مولانا محمد خالد عابد چناب نگر میں موجود رہیں گے۔ کورس کے شرکاء کو مولانا زاہد الراشدی، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، جناب محمد متین خالد لاہور، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد رضوان عزیز اور دیگر علماء کرام عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، حجیت حدیث، امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور اور دیگر اہم مسائل پر لیکچر دیں گے۔ یہ کورس بائیس دن تک جاری رہے گا۔

اجلاس میں جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا اور کہا گیا کہ جن افسران نے دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان شو کیا ان پر دھوکہ دہی کے الزام میں کیس رجسٹرڈ کئے

جائیں اور جو مسلمان تھے اور بعد میں قادیانی شو کیا تو انہوں نے ارتداد کا ارتکاب کیا۔ ان کے خلاف ارتداد کے کیس قائم کئے جائیں اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ عاصمہ جہانگیر ایک گستاخ رسول اور قادیانی پس منظر، ایک قادیانی کے ساتھ زندگی گزارنے اور قادیانیوں کو بہترین مسلمان قرار دینے والی منہ پھٹ وکیل تھی۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ قانون کو اس کے نام سے معنون کرنا گستاخی رسول کو رواج دینے کے مترادف ہے۔ پنجاب یونیورسٹی اپنا فیصلہ واپس لے۔ اگر کسی خاتون کے نام سے معنون کرنا ضروری ہے تو محترمہ آپا نثار فاطمہ کے نام سے معنون کیا جائے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے محمد خان جونیجو اسمبلی نے گستاخ رسول کی سزا کا قانون بنایا۔ ۱۰ر مارچ کو لاہور میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کیا گیا کہ اللہ پاک نے کانفرنس کو کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ اجلاس میں عہد کیا گیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور مطالبہ کیا گیا کہ سینٹ کی نام نہاد انسانی حقوق کی کمیٹی اس میں ترمیم کا خیال دل سے نکال دے۔ کیونکہ اسلامیان پاکستان ناموس رسالت سے متعلق کوئی ترمیم وتبدیلی قبول نہ کریں گے۔ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے گزشتہ سہ ماہی میں ایک صد سے زائد کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ اس اجلاس میں بھی مختلف شہروں میں ۹۰ کانفرنسیں تجویز کی گئیں اور مقامی مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ حسب سابق تمام مسالک کو مدعو کر کے کانفرنسوں میں شرکت کے لئے آمادہ کریں اور دیگر بہت سے انتظامی مسائل پر غور وفکر کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس گڑھی حبیب اللہ

۲۸ر مارچ ۲۰۱۸ء بروز بدھ جامع مسجد سکدھار بعد نماز مغرب تا عشاء گڑھی حبیب اللہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا مفتی عبدالواحد قریشی اور مولانا حفیظ الرحمن مانسہرہ، زیر صدارت: حضرت مولانا مفتی وقار الحق عثمان، زیر سرپرستی: مولانا شفقت الرحمن، زیر نگرانی: مولانا صداقت، تلاوت: مولانا قاری صداقت، نعت: بھائی ثاقب اور کثیر تعداد میں علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس خانیوال

۲۰ر مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقی ایک مینار والی میں عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی سجادہ نشین خانقاہ مالکیہ نے فرمائی۔ آغاز حافظ محمد انس وقاری ذوالفقار کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام حافظ حبیب الرحمن، قاری مظہر حسین اور قاضی مطیع اللہ کراچی نے پیش کئے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد عباس اختر، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا پیر خورشید احمد، مولانا محمد رفیق جامی اور مولانا اللہ وسایا نے بیانات فرمائے۔ اختتامی دعا عالمی

مجلس کے ضلعی امیر پیر عبدالماجد صدیقی نے کرائی۔ اگلے روز حسب سابق خانقاہ مالکیہ نقشبندیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوا جس میں ملک بھر سے سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ عظام نے بیانات فرمائے اور متعلقین ومتوسلین حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس انڈسٹریل اسٹیٹ حطار ضلع ہری پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ خواجہ خان محمدؒ حطار ضلع ہری پور کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۷ر فروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد خلفائے راشدین باڈی گلو میں زیر صدارت مولانا فدا محمد خان، زیر نگرانی مفتی ہارون الرشید شامی، زیر سرپرستی مفتی زاہد خان، زیر انتظام مفتی محمد شفاقت منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز استاذ القراء قاری محمد امین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری مصعب حسین فاروقی اور قاری جواد عزیز حسانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا سید ابوبکر شاہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور علمائے دیوبند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے میں یونٹ کے تمام ارکان نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس دریا خان

دریا خان میں ۵ر مارچ بروز سوموار ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد ارشد کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد حافظ حبیب اور حافظ ابراہیم نے نعتیہ کلام پیش فرمایا۔ کانفرنس میں قاری محمد بلال حنیف ملتان نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا حمزہ لقمان علی پوری نے قادیانیت سے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ آخر میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا فکر انگیز خطاب ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ۲۵ر مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام دارالعلوم محمود شہزاد کالونی لیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مجلس کے ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ اسٹیج کی ذمہ داری ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے سنبھالی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت مولانا قاری احسان اللہ نے حاصل کی۔ نعتیہ کلام حافظ محمود الحسن، غلام حسین تونسہ اور حافظ خلیل، شاعر اسلام اللہ نواز سرگانی برادران نے پیش کی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی، مولانا محمد اسلم نیازی نے بیان فرمایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا کہ حکمران قانون ناموس رسالت میں ترمیم کا سوچیں بھی نہیں۔ آخر میں مولانا محمد حسین نے

دعا کرائی۔ کانفرنس میں مقامی علماء کرام مولانا عبدالرحمن جامی، قاری محمد رمضان، قاری منور، مولانا مصطفی، مولانا عبدالرشید، قاری امین کے علاوہ کروڑلعل عیسن سے مفتی فاروق اور چوک اعظم سے قاری ابوبکر اور فتح پور سے مولانا عبدالشکور وغیرہ نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کی نگرانی قاری عبدالشکور ضلعی ناظم نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس جوآنہ بنگلہ رنگپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوآنہ بنگلہ رنگپور ضلع مظفرگڑھ کے زیراہتمام ۱۹؍مارچ بروز پیر بعد از نماز ظہر بمقام ریسٹ ہاؤس ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا خالد مکی نے کی۔ سرپرستی شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی نے کی۔ اسٹیج کی ذمہ داری مولانا عابد رحیمی نے سنبھالی۔ کانفرنس کا آغاز مولانا محمد ساجد کی تلاوت سے ہوا۔ نعت مولانا حسنین، مولانا عبدالشکور برادران نے پیش کی۔ مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی، برادر صغیر، مفتی شفیع، احمد اللہ، مولانا خالد مکی، مبلغ عالمی مجلس مظفر گڑھ مولانا محمد ساجد، مولانا شاہ نواز فاروقی کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا قادیانیت کسی مذہب اور دین کا نام نہیں۔ مولانا خالد مکی نے مطالبہ کیا کہ قادیانی پاکستان کے آئین کے مطابق اسلامی شعار استعمال نہیں کر سکتے۔ لہٰذا جوآنہ بنگلہ کے گردونواح کے قادیانی اپنے مرزاوڑے سے مینار ومحراب اتاردیں۔ مولانا شاہ نواز فاروقی نے کہا جس طرح توحید باری تعالیٰ محتاج دلیل نہیں ہے اسی طرح آپ ﷺ کی ختم نبوت بھی محتاج دلیل نہیں ہے۔ توحید وختم نبوت پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔ کانفرنس میں مقامی علماء کرام مولانا ثناء اللہ حیدری، وائس چیئرمین منیر مصطفائی، قاری محمد صدیق، قاری عبدالشکور کے علاوہ مولانا عبدالرحمن شاہ، مولانا انیس الرحمن، قاری لطیف شاہ، مہر حامد سیال، حافظ سعید احمد اور گھجی والا سے مولانا ابوذر اور قاری محمد حنیف تشریف لائے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت مولانا قاری عمر حیات خطیب اقصیٰ مسجد، مولانا محمد احمد گھگلہ، قاری عطاء الرحمن، شیخ ارشاد ودیگر حضرات نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرماکر شفاعت نبوی ﷺ کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس بورے والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ اسلامیہ عربیہ کے تعاون سے ۱۶؍فروری کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسی موقعہ پر جامعہ کی مسجد کی تعمیر جدید کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سنگ بنیاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے رکھا۔ اس موقع پر حضرت والا نے کانفرنس کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ نیز مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا زبیر احمد صدیقی، سید محمد کفیل بخاری، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی اور

مولانا محمد ہارون مہتمم جامعہ ہذا نے خطاب فرمایا۔ معروف ثناء خواں سید عزیز الرحمٰن شاہ جہانیاں منڈی نے اپنی خوبصورت آواز کے ساتھ نعتیہ کلام پیش کیا۔

ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

۱۷ فروری ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب جامع مسجد شرقی کالونی وہاڑی میں انجمن خدام دین کی مساعی حسنہ سے مولانا ظفر احمد قاسمی کی سرپرستی اور حافظ شبیر احمد کی نگرانی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالستار گورمانی اور مولانا محمد فاروق معاویہ کے بیانات ہوئے۔ میزبانی کے فرائض حاجی عبدالمجید اور رانا افتخار احمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں مذہبی، سیاسی وسماجی رہنماؤں سمیت عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوسی ۱۳ شیخ آباد ٹاؤن ون پشاور کے زیر اہتمام ۲۴؍ مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بوقت بعد از نماز مغرب بمقام سیدنا عثمان ذوالنورینؓ پارک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا خیر البشر نے کی۔ کانفرنس کی ابتداء قاری احتشام الحق کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ ہدیہ نعت مولانا قاری احسان قدیر اور قاری الیاس خالد نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا واحد اللہ عمر نے خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ کانفرنس کے مہمانان خصوصی مولانا قاری اکرام الحق، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری سمیع اللہ جان فاروقی تھے۔ کانفرنس میں مولانا رضوان عزیز، مولانا عابد کمال، مولانا گل اسلام، مولانا مختار سمیت ضلع پشاور کے ممتاز علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کی تحفظ کے لئے بھرپور جدوجہد کررہی ہے اور خصوصاً پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدات کے تحفظ میں بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔ ملک بھر میں پرامن جدوجہد اور دلائل کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں ہراول دستے کا کردار ادا کررہی ہے۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ ناموس رسالت ﷺ کی قانون مثلاً ۲۹۸سی اور ۲۹۵سی کو عملی جامہ پہنائے۔ علماء کرام نے شرکاء کانفرنس سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات سے بائیکاٹ کریں۔ اختتامی دعا مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔

خاتم النبیین ﷺ کانفرنس پہاڑپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴؍ مارچ ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد از نماز مغرب گراؤنڈ

پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں خاتم النبیین ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت خواجہ خلیل احمد نے کی۔ تلاوت کلام پاک قاری عطاء الرحمن نے کی۔ شاعر ختم نبوت فیصل بلال گوجرانوالہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری محمد کفایت اللہ قاسمی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں مولانا محمد عابد کمال، مولانا مفتی اسعد محمود، مولانا پیر حفیظ الرحمن کراچی، مولانا قاری محمد رضوان کراچی، مولانا محمد حمزہ لقمان علی پوری کے علاوہ معزز مہمانان گرامی مولانا محمد سعید یوسف اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خطابات کئے۔ مقررین نے کہا کہ ہم اس پروگرام میں اپنی شرکت کو باعث فخر وسعادت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ خالصتاً تحفظ ختم نبوت کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ ہمارے اکابرین نے ان فتنوں کا ہر میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انہیں کی محنتوں سے ۶ر فروری ۲۰۱۸ء کو آزاد کشمیر میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان

۱۸ر مارچ ۲۰۱۸ء کو مغرب کی نماز کے بعد جامع مکی مسجد رحیم یار خان میں ختم نبوت کانفرنس مقامی امیر مولانا قاضی شفیق الرحمن کی صدارت اور علامہ عبدالرؤف ربانی ضلعی امیر جمعیت کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ ابوبکر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ثناء خوان مصطفی ﷺ حافظ محمد عثمان نے ہدیہ نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے سرانجام دیئے۔ مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے کہا کلمہ طیبہ کے اقرار کے علاوہ جب تک حضور خاتم النبیین ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اقرار نہ کیا جائے تب تک کوئی شخص خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہ آئین پاکستان کا مسئلہ ہے۔ ملک کو لعنتی سرزمین کہنے اور ایٹمی راز فاش کرنے والا شخص ملک وقوم کا غدار ہے۔ ایسے شخص کے نام پر یونیورسٹی کے شعبہ جات کو منسوب کرنا قرینہ انصاف نہیں۔ اسی لئے مقررین نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کی بجائے ڈاکٹر عبدالقدیر کے نام پر شعبہ فزکس کو منسوب کیا جائے۔ کانفرنس میں ضلع بھر کے علماء کرام سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افسران نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں کثیر تعداد میں مجاہدین ختم نبوت وکارکنان ختم نبوت اس موقع پر موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس لیاقت پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۲ مارچ ۲۰۱۸ء بعد نماز ظہر جامعہ قادریہ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا اصغر علی ناصر کی نگرانی منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت میاں سہیل احمد دین پوری نے کی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔اس کے بعد جناب محمد اکرم خوشتر علی پور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی نے بیانات کئے۔ مقررین نے ۶ فروری ۲۰۱۸ء کو آزاد کشمیر اسمبلی کے تاریخی ساز فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعظم، ارکان اسمبلی، علماء کرام سمیت تمام مسلمانان جنہوں نے جس درجہ مساعی حسنہ میں حصہ ڈالا کو خراج تحسین پیش کیا۔

ختم نبوت کانفرنس سنجر پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲ مارچ ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب جامعہ فرقانیہ سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں فقید المثال کانفرنس زیر صدارت میاں سہیل احمد دین پوری اور زیر نگرانی قاری مجیب الرحمٰن منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں خصوصی بیانات مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے ہوئے۔ مقررین نے اپنے بیانات میں ختم نبوت کے حوالہ سے موجودہ صورت حال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے فیصلے پر تفصیلی گفتگو کی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ختم نبوت ایمان کا بنیادی اور لازمی جز ہے بلکہ پوری ایمان کی روح ہے۔ جس طرح انسانی کے روح کے بغیر انسانی جسم بے کار ہوتا ہے ایسا ہی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کرنا ہر مسلمان کے اولین فرائض میں شامل ہے۔ کانفرنس میں مثالی اجتماع تھا۔ انتظامیہ سمیت تمام کارکنان نے کانفرنس کے انعقاد میں کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام مورخہ ۷ر اپریل ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد المجاہد میں مولانا عبدالحمید حقانی کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری انوار الحق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام جناب شہزاد اور جناب عبدالشکور برادران نے پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ارشاد گورمانی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا خالد مکی، قاری تاج محمد ثاقب اور ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے بیانات کئے۔ حضرت خاکوانی مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی جبکہ مولانا اللہ وسایا نے موجودہ صورت حال، حلف نامہ واقرار نامہ کی تبدیلی، سیون بی اور سیون سی کے علاوہ جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے فیصلہ کی روشنی میں مدلل ومفصل بیان فرمایا۔ کانفرنس میں مولانا محمد اقبال حنیف، مفتی سجاد، مولانا ابوبکر معاویہ، حافظ الٰہی بخش، حافظ ابوبکر، حافظ غلام سرور، ظہور الصمد، مولانا محمد ابوبکر، قاری محمد یوسف صدیقی اور مفتی آصف عزیز سمیت علاقہ بھر کے علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	قیمت
1	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	جناب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	300
4	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	200
5	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	120
6	تحفۂ قادیانیت (6 جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
7	فتاویٰ ختم نبوت (3 جلدیں)	حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ	600
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
15	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
16	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	700
17	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	300
18	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (3 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	500
19	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	150
20	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	100
21	ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	100
22	لولاک حضرت خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
23	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد	100
24	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی اے ٹیکسلا	100
25	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	جناب ڈاکٹر محمد عمران	200
26	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	100

نوٹ :...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

37واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی افتتاحی تقریب

اللہ کے فضل وکرم اور اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعاؤں سے حسب اشتہار واعلان 21 اپریل بروز ہفتہ 2018ء کو 37واں سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس کا صبح 8 بجے باقاعدہ آغاز ہوا۔سب سے پہلے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے پونے چارسو طلباء کی حاضری لی جنکا داخلہ ہوچکا تھا،جبکہ دوپہر کے کھانے تک پونے آٹھ سو کی تعداد ہوگئی۔بعدازاں مولانا محمد شاہد نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور دعا مولانا غلام رسول دینپوری نے دعا کروائی اور کورس کی نگرانی چناب نگر مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔تلاوت کلام اور دعا کے بعد کے بعد مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے افتتاحی کلمات ارشاد فرمائے جمیں اکابرین ختم نبوت کی جدوجہد مسلسل اور کورس کی تاریخ بتلائی اور شرکاء کورس کو ہدایات سے نوازا۔افتتاحی تقریب میں مدینی منورہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان مولانا عبدالمجید صاحب اور چارسدہ سے ہمارے مخدوم بھائی عبدالرحمٰن صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین بھی شریک تھے ،جبکہ اس کورس کے نظم کو سنبھالنے کے لیے سب سے پہلے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا ،مولانا عزیز الرحمٰن ثانی تشریف لائے اور مسجد میں نئی قالین بچھوائی ،جامعہ عربیہ ختم نبوت کی قدیم وجدید تعمیر کی صفائی کو دیکھا اور شرکاء کورس کو کتب کو باضابطہ سلیقے سے رکھوایا،اسی طرح مطبخ اور کھانے کے نظم کو مضبوط کرنے کے لیے مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب اپنی ٹیم سمیت تشریف لائے۔داخلہ اور لائبریری کے نظم کے لیے مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا محمد اقبال وقت سے پہلے آگئے۔اور طلبہ کی رہائش اور کمرہ جات کی تقسیم کے لیے مولانا فقیر اللہ اختر،مولانا محمد عارف شامی ایک دن پہلے تشریف لائے ،جبکہ اسباق کی تقسیم مولانا مفتی محمد راشد مدنی ،مولانا غلام رسول دینپوری اور مولانا محمد رضوان عزیز نے سنبھالا۔اللہ کے فضل وکرم سے افتتاحی تقریب پرامن طریقے سے اپنے مراحل کو پہنچی۔اللہ تعالیٰ حسب سابق اس کورس کو کامیاب فرمائے۔آمین ثم آمین۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

اعلان داخلہ

ایک سالہ تخصص فی الافتاء

آغاز داخلہ: 9 شوال المکرم تا 14 شوال المکرم

نوٹ: 15 شوال المکرم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

- ☆ تمرین افتاء (100 عدد)
- ☆ مقاصد شرعیہ اور قواعد فقہیہ کی تعلیم
- ☆ فقہی موضوع پر مقالہ نگاری
- ☆ ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
- ☆ فن خطاطی پر خصوصی توجہ
- ☆ جدید اسلامی معیشت کی تعلیم
- ☆ مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز
- ☆ عقیدہ ختم نبوۃ کی خصوصی تعلیم
- ☆ اردو اور عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
- ☆ جدید فن تحقیق سے آگاہی

- ☆ رہائش اور کھانا پینا بالکل مفت
- ☆ ماہانہ 1500 روپے وظیفہ
- ☆ پانچ سے دس ہزار روپے تک کی مفت کتابیں
- ☆ فری علاج ومعالجہ کی سہولت ☆ اسٹینڈبائی جنریٹر

درس نظامی

اعدادیہ تا دورہ حدیث شریف مع میٹرک و ایف اے

خصوصیات

- ☆ ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام
- ☆ سیرت اور عقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
- ☆ اکابر علماء دیوبند کی سوانحات کی تعلیم
- ☆ عصری تعلیم (میٹرک، ایف اے اور بی اے) کا حسین امتزاج

سہولیات

- ☆ کھانے پینے اور رہائش کی مفت سہولت
- ☆ فری میڈیکل ڈسپینسری
- ☆ جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری
- ☆ مفت درسی کتب کی فراہمی
- ☆ صاف ستھرا اور کشادہ ماحول
- ☆ معقول ماہانہ وظیفہ
- ☆ مفت کپڑوں اور جوتوں کی فراہمی

برائے رابطہ: دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)

0300. 4304277,0300- 6733670,0301.3428937,0302. 7864929

زیر اہتمام **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان**